REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3.

جلد ۳۰ — شمارہ ۱۰

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

نائب:- جاوید اقبال اختر

شرحِ چندہ
سالانہ ۲۰ روپے
ششماہی ۱۰ روپے
ممالکِ غیر بذریعہ بحری ڈاک ۴۰ روپے
فی پرچہ ۴۰ پیسے

The Weekly BADR Qadian. 143516

۲۷ ربیع الثانی ۱۴۰۱ھ — ۵ امان ۱۳۶۰ ہش — ۵ مارچ ۱۹۸۱ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲ امان (مارچ) — سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق روزنامہ "الفضل" ربوہ مجریہ ۲۳ تبلیغ (فروری) کے ذریعہ موصولہ تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ "حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دانت میں تکلیف چل رہی ہے عام صحت ٹھیک ہے۔"
الفضل ہی سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ حضور پُرنور ان دنوں راولپنڈی میں قیام فرما ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے محبوب امام کو صحت و سلامتی سے رکھے اور غلبۂ اسلام سے متعلق آپ کے منصوبوں کو کامیابی و کامرانی سے نوازے۔ آمین۔

قادیان ۲ امان (مارچ) — محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی ان دنوں اُڑیسہ کی جماعتوں کے تربیتی دورہ پر ہیں۔ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں حامی و ناصر ہو اور اس دورہ کو ہر جہت سے مفید، بابرکت اور مثمر بہ ثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین۔

☆ — مقامی طور پر محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ مع بچگان اور جملہ درویشانِ کرام (باقی صفحہ ۱۲ پر)

انڈین فزکس ایسوسی ایشن کی دعوت پر ہند کے ۲۱ روزہ دورہ کے تسلسل میں

محترم پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام صاحب کی بنگلور اور بھُبنیشور میں آمد

استقبالیہ تقاریب میں سائنس کی تعلیم کو فروغ دینے سے متعلق پُراثر اور گراں قدر خطابات

ذراتی سائنس میں ۱۹۷۹ء کا عالمی اعزاز "نوبل انعام" حاصل کرنے والے شہرہ آفاق احمدی سائنسدان محترم پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام صاحب انڈین فزکس ایسوسی ایشن کی دعوت پر مورخہ ۸ جنوری کو ہندوستان کے ۲۱ روزہ دورہ پر تشریف لائے اس تاریخ ساز دورہ کے تسلسل میں بمبئی۔ قادیان۔ امرتسر۔ مدراس۔ علی گڑھ اور حیدر آباد میں محترم ڈاکٹر صاحب موصوف کی اہم مصروفیات بدر کے گزشتہ شماروں میں ہدیۂ قارئین کی جا چکی ہیں۔ ذیل کی سطور میں بنگلور اور بھُبنیشور سے موصول ہونے والی رپورٹوں کا ملخص پیش کیا جاتا ہے۔ (ایڈیٹر بدر)

بنگلور

رپورٹ مرسلہ مکرم محمد شفیع اشرف صاحب صدر جماعت احمدیہ بنگلور

ماہ اکتوبر ۱۹۸۰ء میں اخبارات کے ذریعہ سے یہ اطلاع ملی کہ ذراتی سائنس میں ۱۹۷۹ء کا عالمی اعزاز "نوبل انعام" پانے والے پہلے مسلمان اور احمدی سائنسدان محترم پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام صاحب ہندوستان کے مختلف شہروں کے دورہ پر تشریف لا رہے ہیں۔ نیز یہ کہ بنگلور بھی آپ کے پروگرام دورہ میں شامل ہے۔ جماعت احمدیہ بنگلور نے اس نادر موقع سے فائدہ اُٹھانے کی غرض سے مرکز سے رابطہ قائم کیا تاکہ بنگلور میں محترم ڈاکٹر صاحب کی تشریف آوری کے معین پروگرام کا علم ہو سکے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں مرکز کی جانب سے جو تفاصیل موصول ہوئیں اُن کی روشنی میں ہم نے اپنا پروگرام مرتب کیا اور اس کے مطابق ہر طرح سے تیاری مکمل کر لی۔ مگر بعد میں محترم ڈاکٹر صاحب موصوف کی اپنی خواہش پر مرکز سے دوبارہ یہ ہدایت ملی کہ جماعت کی طرف سے دیئے جانے والے استقبالیہ کو پبلک سطح کی بجائے صرف افرادِ جماعت کی میٹنگ تک محدود رکھا جائے۔ چنانچہ اس ہدایت کی روشنی میں ہم نے اپنے پروگرام کو عملی جامہ پہنانے کی غرض سے منتظمینِ دورہ کے ساتھ رابطہ قائم کیا۔ باوجود اس کے کہ بنگلور میں محترم ڈاکٹر صاحب کی مختلف النوع اہم مصروفیات کے اعتبار سے آپ کا قیام بہت مختصر اور تنگ تھا۔ منتظمین نے محض ہمارے ذاتی تعلقات کی بنا پر جماعت احمدیہ بنگلور کو ایک گھنٹہ کا وقت دیا جانا بخوشی منظور کر لیا۔ چنانچہ ہم نے INDIAN ISTITUTE OF SCIENCE کے فزکس ہال میں ہی جہاں ڈاکٹر صاحب موصوف کے دن بھر کے مختلف پروگرام رکھے گئے تھے مورخہ ۱۴/۱/۸۱ کو سہ پہر تین بجے سے چار بجے تک کے وقفہ کے دوران ایک استقبالیہ تقریب کے انعقاد کا انتظام کیا جس کی خبر شہر کے مختلف اخبارات بشمول روزنامہ "سالار" بنگلور مجریہ ۱۳/۱/۸۱ میں وسیع پیمانہ پر شائع ہوئی۔

محترم ڈاکٹر صاحب موصوف پروگرام کے مطابق مورخہ ۱۳/۱/۸۱ کی صبح کو سات بجکر دس منٹ پر بذریعہ طیارہ بنگلور میں وارد ہوئے جماعت کے کثیر التعداد احباب ایئرپورٹ پر موجود تھے۔ جنہوں نے محترم موصوف کا شایانِ شان خیر مقدم کیا۔ اور انہیں پھولوں کے ہار پہنائے۔ اس موقعہ پر جماعت کی طرف سے منعقد کئے جانے والے استقبالیہ کا ذکر کرتے ہوئے جب محترم موصوف کو یہ بتایا گیا کہ شہر کے مختلف اداروں اور اہم شخصیتوں نے ہم سے یہ خواہش کی ہے کہ محترم ڈاکٹر صاحب سے اُن کی ملاقات بھی کرائی جائے اور ان اداروں کو بھی استقبالیہ جلسہ منعقد کرنے کا موقعہ دیا جائے۔ تو موصوف نے جماعت کو مشورہ دیا کہ اگر ان دوستوں کی اتنی ہی شدید خواہش ہے تو احبابِ جماعت کو چاہیئے کہ وہ جذبۂ ایثار کے تحت اپنا وقت ان افراد اور اداروں کو دے دیں۔ کیونکہ اُن کی خوشی ہماری خوشی اور ہماری خوشی اُن کی خوشی ہے۔ چنانچہ محترم ڈاکٹر صاحب کے اس ارشاد کی تعمیل میں ہم نے فوری طور پر ریاست کرناٹک کے مشہور ادارہ "الامین ایجوکیشنل سوسائٹی" کے سرگرم رکن جناب کے ایم فرید صاحب اور سوسائٹی کے آنریری سیکرٹری جناب ڈاکٹر ممتاز احمد خان صاحب سے رابطہ قائم کر کے طے کیا کہ استقبالیہ جلسہ جماعت احمدیہ کی بجائے سوسائٹی کے زیرِ اہتمام منعقد ہو۔ چنانچہ دوسرے دن کے اخبارات میں اس کی تشہیر بھی کرا دی گئی۔

طے شدہ پروگرام کے مطابق مقررہ وقت پر الامین ایجوکیشنل سوسائٹی کے زیر انتظام یہ استقبالیہ تقریب پورے اہتمام سے منعقد ہوئی۔ جس میں شہر کے مدبرین، پروفیسر حضرات اور سائنسدانوں کی کثیر تعداد موجود تھی۔ افراد جماعت احمدیہ بنگلور کے علاوہ گرد و پیش کی بہت سی جماعتوں مثلاً شیموگہ۔ سورب۔ ساگر مرکرہ۔ کالیکٹ۔ پینگاڈی اور کنانور وغیرہ کے احبابِ جماعت بھی کافی تعداد میں موجود تھے۔ اجلاس کی صدارت شہر کی معروف شخصیت جسٹس میر اقبال حسین صاحب نے فرمائی اور سپاسنامہ روزنامہ "سالار" کے طابع و ناشر جناب ابراہیم خلیل اللہ خان صاحب نے پیش کیا۔ سپاسنامہ کے جواب میں محترم ڈاکٹر صاحب موصوف نے اپنا پُر اثر اور دلنشین خطاب تشہد و تعوذ اور آیاتِ قرآن حکیم کی تلاوت کے بعد ان

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۱ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۵ رامان ۱۳۶۰ ہش

اَلسَّعِیۡدُ مَنۡ وُعِظَ بِغَیۡرِہٖ

(حدیث نبوی ؐ)

عقلمند اور موقع شناس انسان ہمیشہ اپنے تلخ اور شیریں تجربات سے فائدہ اُٹھانے کی کوشش کرتا ہے جبکہ ایک مومن کی ایمانی فراست ہر آن اس امر کا تقاضا کرتی ہے کہ وہ زندگی کے میدان میں اپنے تجربات کے ساتھ ساتھ بموجب ارشادِ نبوی ؐ " اَلسَّعِیۡدُ مَنۡ وُعِظَ بِغَیۡرِہٖ " اوروں کے حالات سے بھی عبرت و نصیحت پکڑے۔ سو آیئے آج کی نشست میں ہم حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اسی مقدس فرمان کی روشنی میں ایسی ہی ایک تلخ حقیقت کا جائزہ لیں۔

مذاہب عالم کی تاریخ سے معمولی سی شُد بُد رکھنے والے حضرات بھی بخوبی جانتے ہیں کہ عیسائیت کے دو بڑے فرقوں (کیتھولک اور پروٹسٹنٹ) کے درمیان باہم اتنا گہرا اور اصولی اختلاف ہے کہ ایک فرقہ حضرت مسیح ناصری ؑ کو مقام الوہیت پر فائز کر کے اُن کی پرستش کو جزوِ ایمان اور مدارِ نجات تصور کرتا ہے۔ جبکہ دُوسرا فرقہ اس نظریہ سے بکلّی اختلاف رکھنے کی وجہ سے بطور احتجاج مسیحی سوادِ اعظم سے یکسر کٹا ہوا ہے۔ اور فی الواقع یہی وہ بنیادی اختلاف ہے جو عرصہ قریباً ساڑھے چارسو سال سے ان دونوں فرقوں کے درمیان بے شمار خونریزیوں کا سبب بنتا آرہا ہے۔ حتیٰ کہ آج بھی دونوں گروہ آئرلینڈ میں اسی اختلافِ عقیدہ کی بناء پر باہم دست و گریبان ہیں۔ تاہم اس قدر سنگین اور شدید نوعیت کا اختلافِ عقیدہ رکھنے کے باوجود مسیحی . . . کی تبلیغ اور اس کو فروغ دینے کیلئے ہر دو فرقے باہم اتنے متحد اور سرگرم ہیں کہ اکنافِ عالم میں ان کی جُداگانہ تبلیغی مساعی میں کبھی کوئی رخنہ اندازی اور ٹکراؤ کی صُورت نمودار نہیں ہوتی۔ اب اسی تعلق سے ایک اور اہم خبر جو ہفت روزہ "صدقِ جدید" لکھنؤ مجریہ ۵ ر دسمبر ۱۹۸۰ء میں شائع ہوئی ہے ہماری خصوصی توجہ کی محتاج ہے۔ لیجئے آپ بھی ملاحظہ فرمائیے۔ اخبار مذکور " اُن کا اتفاق اور ہمارا افتراق " کے عنوان سے لکھتا ہے :-

" خبر رساں ایجنسی رپورٹ کے بیان کے مطابق موجودہ پاپائے روم جان پال اور مغربی جرمنی کے مسیحی فرقہ پروٹسٹنٹ کے مذہبی لیڈروں میں باہمی مذاکرات کے بعد یہ طے ہوگیا ہے کہ ان دونوں بڑے مسیحی فرقوں رومن کیتھولک (پاپائے روم جس کے پیشوائے اعظم اور مطاعِ کل کی حیثیت رکھتے ہیں) اور پروٹسٹنٹ کے مابین شدید مذہبی اختلافات اور تفرقوں کو ختم کرنے کے لئے دونوں کے نمائندوں پر مشتمل ایک کمیشن مقرر کیا جائے جو ان مسائل کو حل کرنے اور دونوں فرقوں کو جو ساڑھے چار سو سال سے باہمی اختلافات کا بُری طرح نشانہ بنتے چلے آرہے ہیں متحد کرنے کی عملی تجاویز پیش کرے ــــ پاپائے روم نے اس سلسلہ میں بڑی فراخ دلی سے کیتھولک فرقہ جو مسیحی سوادِ اعظم کی حیثیت رکھتا ہے کی طرف سے پہلی بار یہ اعتراف کیا ہے کہ اس اختلاف اور تفرقہ کے سلسلہ میں ہمارا فرقہ بھی مجرم ہونے سے اپنے کو بری نہیں قرار دے سکتا۔ ہم دونوں فرقوں نے زمانۂ ماضی میں ایک دُوسرے کے خلاف جرائم کا ارتکاب کیا ہے اور باہمی اختلافات کی آگ کو بھڑکایا ہے۔ یہ بھی اعلان ہوا ہے کہ کمیشن کی اس کارروائی کے شروع ہونے کے ساتھ ساتھ پاپائے روم اس سعیٔ اتحاد کو مکمل کرنے کی غرض سے پروٹسٹنٹ فرقہ کے بانی مارٹن لوتھر کے ملک جرمنی جہاں پروٹسٹنٹ فرقہ کی اکثریت ہے کا دورہ بھی کریں گے۔ "

پوپ پال کی جانب سے باہمی اتحاد کی بُنیاد تلاش کرنے کے لئے شروع کی جانے والی یہ مہم عملی طور پر آئندہ کیا صُورت اختیار کرے گی۔ ہر دو فرقوں کے حامیوں کا اس پیشکش پر کیا رد عمل ظاہر ہوگا اور وہ اسے عملی جامہ پہنانے کی غرض سے کونسی معقول تجاویز پیش کریں گے نیز یہ کہ ان تجاویز سے موجودہ صورتِ حال کے تدارک کے لئے مثبت رنگ میں کیا نتائج برآمد ہوں گے۔ ــ؟ نہ تو ان سوالات کا جواب دینا ہمارے مدّنظر ہے اور نہ ہی قبل از وقت ہم اس سلسلہ میں کوئی قیاس آرائی کرنا مناسب سمجھتے ہیں۔ بلکہ فی الوقت تو ہماری نگاہ میں پاپائے روم کا اپنی ایک ذہنی غلطی کا برملا اعتراف، اس پر اظہارِ ندامت اور اس کے تدارک کا بر موقعہ احساس ہی بڑی بھاری اہمیت رکھتا ہے۔

اس کے بالمقابل آئیے اب ذرا عالم اسلام پر بھی ایک سرسری سی نگاہ ڈالیں۔ اس وقت دُنیا میں مُسلم ممالک کی تعداد ۴۲ ہے۔ اور چند ماہ قبل پاکستان سے شائع ہونے والے عالمی جائزہ میں مسلمانوں کی کُل آبادی نوّے کروڑ بتائی گئی ہے۔ جبکہ ابھی حال ہی میں سعودی عرب گزٹ میں شائع شُدہ ایک خبر کے مطابق سنہ ۱۹۸۰ء کے اختتام تک یہ تعداد ایک ارب سے بھی تجاوز کر چکی ہے۔ یہ اعداد و شمار بلاشک عالمی سطح پر مُسلمانوں کی آبادی میں ایک خوشکن اضافہ کی غمازی کرتے ہیں۔ مگر کمیّت کے مقابلہ میں جب ہم کیفیت کا جائزہ لیتے ہیں تو تمام عالمِ اسلام انتشار و پراگندگی کی ایک ایسی مُہیب اور مایوس کُن تصویر دکھائی دیتا ہے جس کی مثال شاید کسی اور جگہ نہ مل سکے۔

اُصولی طور پر تمام مُسلمانوں کے توحیدِ باری تعالیٰ کے مرکزی نقطہ پر مجتمع ہونے، ایک صاحبِ شریعت رسُول ؐ اور ایک ہی رُوحانی دستور العمل پر پختہ ایمان اور یقین کا دعویٰ رکھنے اور انسانی مساوات پر مشتمل اسلام کے پیش کردہ تمام سُنہری اصولوں پر کاربند ہونے کے بعد بظاہر حالات کوئی ایسی بُنیاد نظر نہیں آتی جو اُن کے ملّی شیرازے کو منتشر کر سکے۔ اور ان کے درمیان فرقہ وارانہ اختلافات کو ہوا دے سکے۔

پھر تمام مذاہبِ عالم کے مقابلہ میں اسلام کو ایک خصُوصیت یہ بھی حاصل ہے کہ ایک جامع اور عالمگیر مذہب ہونے کے ناطے وہ جہاں ارشادِ ربّانی " وَاعۡتَصِمُوۡا بِحَبۡلِ اللّٰہِ جَمِیۡعًا وَّلَا تَفَرَّقُوۡا " کے مطابق اپنے متبعین کو ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی رسّی کو مضبوطی سے پکڑے رکھنے اور ہر قسم کے تفرقہ و انتشار سے دُور رہنے کی تلقین فرماتا ہے وہاں وہ دیگر مذاہب کو بھی توحید باری تعالیٰ کے اسی نقطۂ مرکزی پر جمع ہوجانے کے لئے یہ دعوت دیتا ہے کہ

یٰۤاَہۡلَ الۡکِتٰبِ تَعَالَوۡا اِلٰی کَلِمَۃٍ سَوَآءٍۢ بَیۡنَنَا وَ بَیۡنَکُمۡ

اے اہلِ کتاب! آؤ اس بات پر متفق ہو جائیں جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے کہ ہم ایک رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کریں۔

مگر افسوس کہ اسلام کی ان تمام تر اُصولی ہدایات اور امتیازی خصوصیات کے علی الرغم عملی طور پر آج مُسلمان محض چند ذاتی اور سیاسی اغراض کی تکمیل اور بعض فروعی اُمور میں جُداگانہ تاویل و تعبیر کرنے کی وجہ سے باہم دیگر جس طور سے دست و گریبان ہیں وہ نہ صرف تمام عالمِ اسلام کو رُسوا کر رہا ہے بلکہ خود مُسلمانوں کو بھی رفتہ رفتہ توحید کے اس مرکزی نقطہ سے برگشتہ کر رہا ہے۔ جس کی بناء پر انہیں کُنۡتُمۡ خَیۡرَ اُمَّۃٍ اُخۡرِجَتۡ لِلنَّاسِ کے گراں قدر اعزاز سے سرفراز کیا گیا تھا۔

اس تشویشناک صورتِ حال کا ایک تاریک اور مایوس کُن پہلو یہ بھی ہے کہ مُسلم سربراہانِ مملکت اور علماءِ دین متین کی طرف سے آئے دِن اسلامی اتحاد اور مسلمانانِ عالم کی اجتماعیت کے قیام کی خاطر لگائے جانے والے فلک شگاف نعروں اور دردمندانہ اپیلوں کا عملاً جو نتیجہ برآمد ہو رہا ہے وہ بقول جناب رئیس امروہوی اس اندوہناک حقیقت کا آئینہ دار ہے کہ ؎

هزاروں اتحادِ قوم کے وعظ — اثر ہوتا نہیں لیکن کسی پر
بُری شَے ہے اگرچہ فرقہ بندی — مگر اجماعِ اُمّت ہے اسی پر

اسلامی اتحاد اور قیامِ امن کے باب میں علماءِ دین اور سربراہانِ مملکت کی طرف سے بروئے کار لائی جانے والی تمام تر مساعی کا یہ مایوس کُن اور حسرتناک انجام ثابت کرتا ہے کہ عالمِ اسلام کے موجودہ انتشار و پراگندگی کو مکمل اتحاد و یکجہتی میں بدلنے کے لئے رُوحانیت سے یکسر تہی نعرے اور اپیلیں کچھ فائدہ نہیں دے سکتیں۔ بلکہ اس مقصد کے حصُول کے لئے افرادِ مِلّت کے دِلوں میں از سرِ نو اللہ تعالیٰ کی ہستی اور اس کی وحدانیت پر کامل ایمان پیدا کرنے کے لئے ایک عظیم رُوحانی انقلاب پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ جو بغیر انبیاء کے پیدا نہیں ہوسکتا۔ اندریں صورت ہماری تو یہی دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے مُسلمانوں کو وہ نورِ بصیرت اور مومنانہ فراست عطا کرے جس کے ذریعہ وہ اپنی زبوں حالی کا احساس کرنے کے ساتھ ساتھ غیروں کے حالات سے بھی عبرت و نصیحت حاصل کریں۔ اور اپنے رُوحانی امراض کے صحیح علاج کے لئے انہیں اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ مامورِ وقت کی اس آسمانی آواز پر کان دھرنے کی توفیق بھی عطا ہو کہ :-

" اَے غافلو! تلاش تو کرو، شاید تم میں خدا کی طرف سے کوئی نبی قائم ہوگیا ہو جس کی تم تکذیب کر رہے ہو...... تم کیوں اس آیت موصوفہ بالا میں غور نہیں کرتے جو خدا تعالےٰ فرماتا ہے " وَ مَا کُنَّا مُعَذِّبِیۡنَ حَتّٰی نَبۡعَثَ رَسُوۡلًا " ---- اے عزیزو! خُدا سے مت لڑو کہ اس لڑائی میں تم ہرگز فتحیاب نہیں ہو سکتے۔ خدا کسی قوم پر ایسے سخت عذاب نازل نہیں کرتا اور نہ کبھی اس نے کئے جب تک اُس قوم میں اس کی طرف سے کوئی رسُول نہ آیا ہو....... سو تم خدا کے قانونِ قدیم سے فائدہ اُٹھاؤ۔ اور تلاش کرو کہ وہ کون ہے جس کے لئے تمہاری آنکھوں کے روبرو آسمان پر رمضان کے مہینہ میں کسوف خسوف ہُوا اور زمین پر طاعون پھیلی۔ اور زلزلے آئے۔ اور یہ پیشگوئیاں قبل از وقت

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۱ پر)

خطبہ جمعہ

قرآن کریم اس معنی میں کامل و مکمل شریعت ہے کہ ہر زمانہ میں اُبھرنے والے مسائل کا حل اس میں رکھ دیا گیا ہے

جو شخص دعاؤں میں لگا رہنے کے ساتھ دوسرے قرآنی احکام بھی بجالاتا ہے اس کے لئے ترقی کی راہ پر آگے ہی آگے بڑھنے کے سامان مہیا ہوتے چلے جاتے ہیں

قرآن کریم صرف یہ نہیں کہتا کہ نیک بنو اور اعمالِ صالحہ بجالاؤ بلکہ کہتا ہے کہ صاحبِ فراست بنو اور خدا سے نور حاصل کرو

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۸ ر تبلیغ ۱۳۵۹ ہش مطابق ۸ ر فروری ۱۹۸۰ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا :-

سورۂ یونس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا وَ رَضُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ اطْمَاَنُّوْا بِهَا وَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ اٰيٰتِنَا غٰفِلُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمُ النَّارُ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ يَهْدِيْهِمْ رَبُّهُمْ بِاِيْمَانِهِمْ ۚ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝ دَعْوٰىهُمْ فِيْهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَ تَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ ۚ وَ اٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

(آیت ۸ تا ۱۱)

ان آیات کا ترجمہ یہ ہے :-

جو لوگ ہم سے ملنے کی اُمید نہیں رکھتے اور اس ورلی زندگی پر راضی ہو گئے ہیں اور اسی پر انہوں نے اطمینان پکڑ لیا ہے اور پھر جو لوگ ہمارے نشانوں کی طرف سے غافل ہو گئے۔ ان سب کا ٹھکانہ ان کی اپنی کمائی کی وجہ سے یقیناً دوزخ کی آگ ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے مناسب حال عمل کئے انہیں ان کا رب ان کے ایمان کی وجہ سے کامیابی کے راستہ کی طرف ہدایت دے گا۔ اور آسائش والی جنتوں میں انہی کے تصرف کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ ان جنتوں میں خدا کے حضور ان کی پکار یہ ہوگی۔ اے اللہ تو پاک ہے اور ان کی ایک دوسرے کے لئے دُعا یہ ہوگی کہ تم پر ہمیشہ کے لئے سلامتی ہو۔ اور سب سے آخر میں بلند آواز سے یہ کہیں گے کہ اللہ ہی سب تعریفوں کا مستحق ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

ان آیات میں ہمیں بتایا گیا ہے کہ دُنیا میں ایسے انسان بھی بستے ہیں اَلَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا جو ہمارے لقاء کی امید نہیں رکھتے۔ ایسے انسان بھی بستے ہیں جو ہمارا خوف اور ہماری خشیت اپنے دلوں میں نہیں رکھتے۔

لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا

یہ فقرہ بہت سی باتیں ہمیں بتاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا انکار کرنے والے یعنی دہریہ جو ہیں وہ بھی خدا سے اُمیدیں نہیں رکھتے، جو لوگ خدا کا ایک مبہم سا تصور اپنے ذہنوں میں پاتے ہیں ان میں سے بعض کہتے ہیں کہ اللہ ہے تو سہی۔ لیکن اتنی عظیم ہستی! اس کو کیا ضرورت پڑی کہ ہم حقیر لوگوں سے وہ ذاتی محبت کا تعلق رکھے۔ انگریزی میں اسے وہ کہتے ہیں (IMPERSONAL GOD) (امپرسنل گارڈ) یعنی ایسا خدا جو ذاتی تعلق اپنی مخلوق سے نہیں رکھتا۔ اس کی طرف بھی اَلَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا اشارہ کرتی ہے۔ پھر وہ لوگ جو خدا تعالیٰ کی ہستی کا مبہم سا تصور اپنے دماغ میں رکھتے ہیں۔ لیکن سمجھتے ہیں کہ زندگی اسی دُنیا کی زندگی ہے۔ مریں گے سب کچھ ختم ہو جائیگا اُخروی زندگی نہیں۔ اُخروی زندگی کے ساتھ جن دو چیزوں کا تعلق ہے دوزخ اور جنت وہ بھی نہیں۔

اُخروی زندگی کی جنتوں کے لئے

جن اعمالِ صالحہ کی ضرورت ہے ان کے بجالانے کا کوئی فائدہ نہیں۔ کیونکہ وہ ہے ہی نہیں۔ اُخروی دوزخ سے بچنے کے لئے جن بداعمالیوں سے پرہیز کرنے کی ضرورت ہے وہ بھی بے فائدہ ہے۔ کیونکہ نہ اُخروی زندگی نہ اُخروی زندگی سے تعلق رکھنے والی کوئی جہنم۔

اَلَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا کا فقرہ ان سب قسم کے دماغوں پر حاوی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ دماغ اس دُنیا میں جو زندگی گذارتے ہیں اس کا نقشہ یہ ہے :-

رَضُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

وہ دُنیا پر اکتفا کر لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی محبت سے اُن کے دل خالی ہوتے ہیں۔ دُنیا ہی دُنیا ہے۔ جھوٹ بول کے ملے لے لو۔ چوری کر کے ملے لے لو۔ ڈاکہ مار کے ملے لے لو۔ دھوکہ دے کے ملے فریب سے ملے لے لو۔ تول کم کر کے ملے لے لو۔ ملاوٹ چیزوں میں کر کے پیسے ملیں لے لو۔ دُوسروں کی جیب کتر کے ملیں لے لو۔ پانی ملا دو اور وزن زیادہ کر دو کما لو دُنیا۔ رُوئی کے بنڈل بناؤ اس کے اندر اینٹیں ڈال دو کر لو۔ یہ دُنیا ہے۔ رَضُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا۔ دُنیا پر اکتفا کر لیتے ہیں۔ محبتِ الٰہی سے دِل اُن کا خالی ہوتا ہے اُخروی زندگی کی نعمتوں کا کبھی خیال آ ہی نہیں سکتا۔ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا (الکہف آیت : ۱۰۵) ساری کوششیں اس ورلی زندگی کے اندر ہی گھومتی اور ضائع ہو جاتی ہیں۔ زمین کی طرف جھکتے ہیں وہ۔ لیکن ان رفعتوں کی طرف ان کی پرواز نہیں جن رفعتوں کے حصول کے لئے خدا تعالیٰ نے اپنے انبیاء کے ذریعہ سے ہدایت دی۔ جن کا پانا انسان کے لئے آسان کر دیا کیونکہ اپنی سمجھ اور عقل کے ساتھ اُن

رفعتوں کے حصول کی راہیں

اُس پر روشن نہیں ہو سکتی تھیں - زمین کی طرف جھکتے ہیں - ان رفعتوں میں پرواز کرنے کی کوشش نہیں کرتے - اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول سے بے رغبتی برتتے ہیں - ساری کی ساری زندگی اس گندی دُنیا ، بے وفا دُنیا کے لئے ہے -

اور اس کے ساتھ اطْمَاَنُّوْا بِهَا تیسری بات یہ بتائی کہ یہ لوگ مطمئن بھی ہو جاتے ہیں - یعنی دُنیا کے حصول کے بعد کسی اور اس سے بہتر چیز کے حصول کی طرف اُن کی توجہ پھر ہی نہیں سکتی - مزید ترقیات کا خیال ان کو ترک کرنا پڑتا ہے - دُنیوی ترقیات کے علاوہ جو مزید ترقیات ہیں ان کا تو رُوحانی ترقیات سے تعلق ہے نا - ان کا تو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے ساتھ تعلق ہے نا - ان کو تو اللہ تعالیٰ کا پیار مل جانے کے ساتھ تعلق ہے نا - ان کا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں فنا ہو جانے کے ساتھ تعلق ہے نا - ان کا تو اُن راہوں پر چلنے سے تعلق ہے جن راہوں پہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم ہمیں نظر آتیں - ان کا تعلق تو اس خاتمہ پر ہے ، خاتمہ بالخیر پر - جس کی طرف قرآن کریم نے صراط مستقیم کے ذریعہ ہدایت دی - ان کا تعلق تو ان جنتوں سے ہے جن جنتوں کی

وسعت زمانی و مکانی

جن جنتوں کی وسعت اپنی انتہا کے لحاظ سے ، جن جنتوں کی وسعت خدا تعالیٰ کے پیار کے لحاظ سے اتنی زیادہ ہے کہ دُنیا اس کے مقابلے میں ایک حقیر ذرے سے زیادہ کوئی حقیقت نہیں رکھتی - وَاطْمَاَنُّوْا بِهَا لیکن یہ لوگ بدقسمت دنیاوی زندگی پر اطمینان پکڑ لیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ دُنیوی زندگی کے علاوہ کچھ اور حاصل کیا ہی نہیں جا سکتا - مزید ترقیات کا خیال وہ ترک کر دیتے ہیں - دُنیا دار دُنیا پر ٹھہر جاتا ہے - اطمینان پکڑ لیتا ہے - اس سے کہیں بہتر احسن ارفع ترقیات کو نظر انداز کر دیتا ہے - اس کے لئے کوششیں ترک کر دیتا ہے -

اور یہ جو رَضُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ہے ، راضی ہو گیا یہ پورے کا پورا راضی ہو جاتا ہے - اس میں پھر کسی اور رضاء کی گنجائش باقی نہیں رہتی - یہ وقتی نہیں ہے رَضُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا بلکہ اپنے نزدیک وہ سب کچھ یہی سمجھتے ہیں اور اپنی

ہلاکت کا سامان

پیدا کرتے ہیں -

چوتھی بات یہاں یہ بتائی :-

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنْ اٰيٰتِنَا غٰفِلُوْنَ - لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا
رَضُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا - اطْمَاَنُّوْا بِهَا -

کا لازمی نتیجہ یہ نکلا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اپنی رحمت سے جو اپنی آیات نازل کیں اس معنیٰ میں بھی کہ قرآن کریم میں تمام وہ آیات آگئیں کہ جو تعلیم کے لحاظ سے شریعت کے لحاظ سے ہدایت کے لحاظ سے اپنے کمال کو پہنچی ہوئی ہیں اور اس لحاظ سے بھی کہ قرآن کریم پر عمل کرنے کے نتیجہ میں انسان اللہ تعالیٰ کی اُن آیات کے مشاہدے کرتا ہے کہ جو تعلیم میں نہیں بلکہ اس کائنات میں نشان ، آسمانی نشان جو خدا تعالیٰ کی محبت ظاہر کرتے ہیں - وہ آسمانی نشان جو وہ اپنے بندوں کے لئے بطور مدد اور نصرت کے بھیجتا ہے - وہ آسمانی نشان جو اُن لوگوں پر قہر کی تجلی کی صورت میں آسمان سے اُترتے ہیں جو اُس کے پیاروں کو ستانے والے ہیں - وہ آسمانی نشان جن سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے متبعین کی دُنیا اور آسمان بھر پور اور معمور ہے - اتنی کثرت سے نشان ، اتنے عظیم نشان ، ظاہری نشان ، باطنی نشان ، تعلیم کے لحاظ سے نشان ، معجزات کے لحاظ سے نشان ، خدا تعالیٰ کے پیار کے جلوے ، اُن سے غافل - یہ لازمی نتیجہ نکلا اس کا - اور اس غفلت کے نتیجہ میں نشان تو جھنجوڑتے ہیں چاہے وہ انذاری نشان ہوں ، خواہ وہ تبشیری نشان ہوں ، خواہ وہ تعلیمی نشان ہوں ، خواہ وہ حُسن ہو

ہدایت اور شریعت

کا خواہ وہ کمال ہو اصولِ شریعت کا خواہ وہ روشن راہ ہو جس کے اُوپر چلنے کی ہمیں ہدایت دی گئی ہے - خواہ وہ نور ہو جو خدا تعالیٰ کے بندوں کو ملتا اور ان کی راہنمائی کرتا ہے - جب ہر چیز سے محروم ہو گئے اپنے پہ ہدایت کے دروازے بند کر لئے -

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنْ اٰيٰتِنَا غٰفِلُوْنَ

لازمی نتیجہ یہ نکلا کہ نشانات کے دیکھنے سے آنکھیں اندھی ، نشانات پڑھنے سے زبان بے حرکت - زبان حرکت کرتی ہے تو ہم پڑھتے ہیں نا - نشانات سُننے سے کان بہرا - نشانات سمجھنے سے دماغ میں فراست اور ذہانت کی بجائے حمق بھرا ہوا ہے - نشانات کے اجتماعی اثر کو قبول نہ کرنا - اس لئے کہ صحن سینہ نور نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ سے بھرا ہوا نہیں ، بلکہ شیطانی ظلمات سے اندھیرا ہی اندھیرا ہے وہاں - تو یہ ایک گروہ ہے جس کا نقشہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ یونس کی اس آیت میں کھینچا ہے -

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس کا نتیجہ یہ ہوگا

مَاْوٰهُمُ النَّارُ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ

گناہ کے بعد انہوں نے توبہ نہیں کی - پشیمان نہیں ہوئے اپنی غفلتوں پر - بلکہ کسب کے معنی ہیں جمع کرنے کے بھی یعنی

توبہ کا فقدان

توبہ جو ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو توبہ کرتا ہے وہ ایسا ہی ہے جس سے گناہ سرزد ہی نہیں ہوا - تختی اس کی صاف ہو جاتی ہے - لیکن یہاں یہ ہے کہ نہ پشیمانی نہ احساسِ گناہ نہ توبہ نہ خدا سے مغفرت کا چاہنا - گناہ پر گناہ جمع ہونا شروع ہو گیا - کسب گناہ کیا - عربی میں اسے ہم کسب گناہ کہیں گے - اور جب گناہوں کا پلڑا بھاری ہو گیا نیکیوں سے - ہر گناہ گار بھی کوئی نہ کوئی نیکیاں بھی کر رہا ہوتا ہے اپنی زندگی میں - کسی کو روٹی دے دی - جہاں سو جھوٹ بولے وہاں پچاس ساٹھ سچ بھی بول دیئے لیکن یہاں يَكْسِبُوْنَ کسب گناہ اس طرف اشارہ کرتا ہے کہ ان کی نیکیاں کم وزن ان کے گناہ بڑے وزن والے - توبہ انہوں نے کی نہیں - پشیمانی کے آثار ظاہر نہیں ہوئے - اللہ تعالیٰ سے مغفرت چاہی نہیں - خدا تعالیٰ نے ان کی توبہ کو قبول نہیں کیا - ساری زندگی ایک کے بعد دوسرا گناہ جمع ہوتا رہا - اس لئے النَّار نارِ جہنم وہ ان کا ٹھکانہ ہے جو خدا تعالیٰ کے پیار سے اپنی رُوح میں جلا پیدا نہیں کر سکے - اللہ تعالیٰ اُن سے زنگ کو دُور کرنے کے لئے جہنم میں انہیں پھینکے گا - تا کہ سزا کے نتیجہ میں پھر ایک وقت ایسا آئے کہ جب وہ اپنی سزا بھگت لیں تو خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنے کے قابل ہو جائیں -

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہاں کہ اُن کے مقابلہ میں ایک اور گروہ بھی ہے

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

چونکہ یہاں اس کے مقابلہ پر آیا ہے اس لئے ایمان کا اشارہ ان تمام باتوں کی طرف ہو گا جن کا ذکر پہلی آیت میں ہے - یہ وہ گروہ ہے جو ایمان لایا اللہ پر اور لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا جن کے متعلق کہا گیا تھا اس گروہ میں شامل نہیں ہوا - یہاں ایمان اس طرف بھی اشارہ کر رہا ہے - اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لا کے اس کی معرفت حاصل کی - اس کی ذات کی بھی اور اس کی صفات کی بھی - یہ وہ لوگ ہیں جو خدا تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہیں - اپنی ساری اُمیدیں اسی سے وابستہ رکھتے ہیں - اور غیر اللہ کی طرف نگاہ نہیں رکھتے - اور اُمید کا حقیقی مرجع اللہ تعالیٰ کی ذات کو سمجھتے ہیں -

اٰمَنُوْا وہ ایمان لاتے ہیں خدا تعالیٰ کی عظمت اور اس کے جلال کو وہ سمجھتے ہیں - اس کی کبریائی کے جلوے ان پر ظاہر ہوتے ہیں - اور ان کے دِل خشیت اللہ سے بھر جاتے ہیں - اور لرزاں ترساں اپنی زندگیوں کے دِن گذارنے والے ہیں -

اور وہ ایمان لاتے ہیں اللہ پر۔ وہ جانتے ہیں کہ خدا اپنے بندوں کی توبہ کو قبول کرتا ہے۔ انسان ہی غلطیاں ہوجاتی ہیں ان سے۔ مومن ہی غلطی کرتے ہیں پشیمان ہوتے ہیں۔ پشیمان ہوتے ہیں اپنے ربّ کی طرف رُجوع کرتے ہیں۔ اور توبہ کرتے ہیں۔ اپنے غفور

خُدا سے مغفرت چاہتے ہیں

اللہ تعالیٰ ان کے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے۔ اور ایمان لاتے ہیں کہ توبہ کے نتیجہ میں گناہ جمع نہیں ہُوا کرتے بلکہ تختی صاف ہوجاتی ہے۔ اور نیکیوں کا پلڑا بھاری ہوجاتا ہے۔

یہ وہ گروہ ہے وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جو نیک اور مناسبِ حال عمل کرتے ہیں۔ نیک عمل حقیقتاً وہ ہے جو قرآنِ کریم کی ہدایات کے مطابق کیا جائے۔ قرآنِ کریم نے ہماری ساری زندگی کو اپنے احاطہ میں لیا ہُوا ہے حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ قیامت کے روز قرآن کریم تم سے محاسبہ کرے گا کہ چھ یا سات سو جتنے بھی احکام ہیں ان کے مطابق تم نے اپنی زندگیاں گزاریں یا نہیں۔ قرآن کریم کے ہر حکم پر عمل کرنا ہر اَمر اور نہی کے مطابق زندگی گزارنا یہ نیک زندگی ہے۔ یہ پاک زندگی ہے۔ لیکن قرآن کریم صرف یہ نہیں کہتا کہ نیک بنو اس معنی میں کہ جو ہدایت تمہیں دی گئی ہے اس کے مطابق عمل کرو۔ قرآن کریم یہ کہتا ہے کہ نیک بھی بنو اور صاحب فراست بھی بنو۔ اور نور بھی خدا تعالیٰ سے حاصل کرو۔ تاکہ جہاں قرآنِ کریم کی ہدایت ہی دو راستے تمہارے سامنے کھولے اور تمہیں اختیار دے کہ جو مناسبِ حال راستہ ہے اس کو اختیار کرو تو تم واقعہ میں مناسبِ حال راستہ اختیار کرنے والے ہو۔ مثلاً کہا گیا کہ جو تیرا گناہ کرتا ہے اُسے معاف بھی تُو کر سکتا ہے بدلہ بھی لے سکتا ہے۔ لیکن

مناسبِ حال راہ کو اختیار کر

اگر معافی سے اس کی اِصلاح ہوسکتی ہے معاف کر دے۔ اگر انتقام سے اس کی اصلاح ہوسکتی ہے معاف نہ کر۔ انتقام لے۔ بعض لوگ معافی دے کر گناہ کرتے ہیں۔ معافی دے کر گناہ گار کو گناہ میں بڑھانے والے بن جاتے ہیں۔ معاف کر کے گناہ کرنے میں اس کے ممِدّ اور معاون بن جاتے ہیں۔ بہت سے احکام ہیں جن پر مناسبِ حال ہونے کا حکم چسپاں ہوتا ہے۔ اور اس کے مطابق ہمیں عمل کرنے کا حکم ہے۔

الصّٰلِحٰت میں جو مناسبِ حال ہے یعنی وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اس میں جو مناسبِ حال کا مفہوم ہے اس سے ایک اَور بات کا بھی ہمیں پتہ لگتا ہے۔ اور وہ ایک اَور چیز کی طرف اشارہ ہے۔ قرآن کریم نے یہ اعلان کیا کہ مَیں کتاب مُبین بھی ہوں۔ اور کتاب مکنون بھی ہوں تعلیم کا جو پہلو زمانے کے لحاظ سے مناسبِ حال ہے۔ مراد ہے تعلیم تو اپنی جگہ قائم ہے۔ اس میں تو کوئی تبدیلی اور تغیّر نہیں ہوسکتا۔ جیسا کہ مَیں نے پچھلے جمعہ میں لاہور میں کھول کے بیان کیا تھا۔ لیکن ایک ہی تعلیم ہے اس کے بہت سے پہلو نکلتے ہیں۔ کچھ پہلو وہ نکلتے ہیں جن سے بدلے ہوئے حالات میں

قرآن کی بُنیادی تعلیم

کا ایک پہلو اُجاگر ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ اپنے پاک بندوں مطہّرین میں سے کسی کو چُنتا اور اُسے سمجھاتا ہے کہ ہمارا جو یہ حکم ہے اس کا ایک پہلو یہ بھی ہے۔ وہ مکنون کا حصّہ جو ہے چھُپی ہوئی چیز وہ ظاہر ہوجاتی ہے، وہ روشن ہو کے ہمارے سامنے آجاتی ہے پھر وہ مُبین کا ایک حصّہ بن جاتی ہے۔ اس لئے قرآن کریم کامل اور مکمّل شریعت اس لیے بھی ہے کہ وہ مسائل جو نزولِ قرآن سے صدیوں بعد پیدا ہونے والے تھے ان مسائل کو بھی قرآنِ عظیم نے احسن رنگ میں بہترین رنگ میں حل کیا، اور حل کیا اپنے اُن بندوں کی وساطت سے جنہوں نے خدا کا پیار حاصل کیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کے نتیجہ میں۔ اور اللہ تعالیٰ خود ان کا معلّم بنا۔

اور اسرارِ قرآنی اس نے ان کو سکھائے۔ اور اس زمانہ پر رحم کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ان کے ذریعہ سے اس زمانہ کے، جو بھی زمانہ تھا، جو بھی صدی تھی، اس میں نئے مسائل جو اُبھرے تھے ان کا قرآن کریم کی ہدایت کی روشنی میں حل انسان کے ہاتھ میں رکھ دیا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

يَهْدِيْهِمْ رَبُّهُمْ بِاِيْمَانِهِمْ

جس معنی میں یہاں ایمان کا لفظ استعمال ہُوا ہے وہ لوگ جو اس معنی کے لحاظ سے ایمان کے ہر پہلو کے لحاظ سے مومن ہیں، اللہ تعالےٰ

کامیابی کی راہ پر

انہیں آگے ہی آگے بڑھاتا چلا جاتا ہے۔ يَهْدِيْهِمْ یعنی یہاں یہ بات بتائی گئی ہے کہ انسان ایک وقت میں نیک کام کرنے والا، مناسبِ حال کام کرنے والا بھی ہے۔ لیکن جو آج کے بعد بیس سال اس نے زندگی گزاری، کسی وقت میں وہ ٹھوکر بھی کھا سکتا ہے۔ یہ بھی اس کے ساتھ لگا ہُوا ہے۔ اس واسطے خدا تعالیٰ کی ہدایت کے بغیر ہم اپنے بہتر خیر خاتمہ تک نہیں پہنچ سکتے اس کی یہاں بشارت دی کہ تم ایمان اور عملِ صالح پر قائم رہو۔ خدا تعالیٰ تمہارا خاتمہ بالخیر کرنے کا سامان پیدا کر دے گا۔ يَهْدِيْهِمْ رَبُّهُمْ بِاِيْمَانِهِمْ۔ تمہارا خاتمہ بالخیر ہوگا۔ یعنی آخری سانس تک تم خدا تعالیٰ کے دامن کو مضبوطی کے ساتھ اپنے ہاتھ میں تھامے رکھو گے، تم خدا کے اخلاق اپنے اخلاق پر چڑھا کے زندگی گزارنے والے ہو گے۔ تم فانی فی اللہ اور فانی فی محمدؐ کی حیثیت میں اپنے اپنے دائرہ استعداد میں اپنی زندگیوں کے اوقات گزارنے والے ہو گے۔ تم پر خدا تعالیٰ یہ فضل کرے گا۔ اپنی کوشش سے انسان ایسا نہیں کر سکتا۔

یہ جو عمل ہے اس میں مثلاً ہم کسی کو عملِ صالح، کسی کو اس کا حق دیتے ہیں مال کے لحاظ سے۔ کوئی ایسا طالب علم ہونہار آجاتا ہے جس کا ہم وظیفہ مقرر کرتے ہیں۔ اس کا حق خدا نے قائم کیا ہے۔ یہ بھی عملِ صالح ہے۔ اور

خدا تعالےٰ کی تسبیح و تحمید کرنا

اس کی کبریائی بیان کرنا اور اُس کے جلال اور اُس کی جو عظمت ہے اس کا ہر وقت اپنے ذہنوں میں تصوّر رکھنا اور دُنیا کے سامنے اس کی عظمت و جلال کو پیش کرنا اُس کے حُسن کے جلوؤں سے واقفیت حاصل کرنے کی کوشش کرنا دُعاؤں کے ذریعے۔ تو دُعا بھی عمل میں شامل ہے۔ اسی واسطے حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ جس شخص نے کامیاب ہونا ہو وہ تدبیر کو بھی اپنی انتہا تک پہنچائے جو ظاہری چیز ہے اور دُعا کو بھی اپنی انتہا تک پہنچائے۔ جب دُعا اور تدبیر دو مختلف چیزیں چلتی چلتی ایک نقطے پر اکٹھی ہوجاتی ہیں نقطۂ کمال پر تب اللہ تعالیٰ فضل کرتا اور دُعا کو قبول کرتا اور تدبیر میں اپنی رحمت سے ایسے سامان پیدا کرتا ہے کہ کامیاب ہوجاتا ہے۔ انسان يَهْدِيْهِمْ رَبُّهُمْ بِاِيْمَانِهِمْ اس ایمان میں دُعا شامل ہے۔ دُعا بھی عملِ صالح ہے۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہنا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہنا سُبْحَانَ اللّٰهِ کہنا خدا تعالیٰ کی صفات کا ورد کرنا یہ سب دعاؤں میں شامل ہیں۔

تو جو شخص دُعاؤں میں لگا رہتا ہے (ایمان میں وہ بھی ہے) اور دُوسرے احکام بھی بجا لاتا ہے، اللہ تعالیٰ ایسا سامان پیدا کرتا ہے کہ کامیابی کی راہ پر خدا تعالےٰ ایسے لوگوں کو آگے ہی آگے بڑھاتا چلا جاتا ہے۔ اور اُن کا خاتمہ بالخیر ہوتا ہے۔ ساری عُمر نیکی پر وہ قائم رہتے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ یہ خاتمہ بالخیر یہ نویں بات بتائی اللہ تعالےٰ نے۔

دسویں یہ بتایا:۔

دَعْوٰىهُمْ فِيْهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ ۚ وَاٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

زیادہ لمبی تفسیر کرنے کی بجائے مَیں صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ اس آیت سے ہمیں پتہ لگا، یہ بات بڑی اہم ہے مجھ سے بھی بہت دفعہ پُوچھا گیا...

کیا کہ یا جنت میں عمل نہیں ہوگا تو یہ بھی بعض لوگوں کے دماغ میں اُلجھن پیدا کرتا ہے۔ بعض ناسمجھی سے یہ سمجھتے ہیں کہ وہاں کوئی عمل نہیں ہے۔ اِس دُنیا میں ہے۔ ہمارا محاورہ بھی ہے کہ یہ عمل کی دُنیا ہے۔ عمل عمل میں فرق ہے۔ ایک وہ عمل ہے جو امتحان کے طور پر ہوتا ہے۔ یعنی ایک وہ عمل ہے جو مثلاً بی۔ اے کا ایک طالب علم کر رہا ہے۔ محنت کرتا ہے، بڑی محنت کرتا ہے۔ راتوں کو جاگتا ہے۔ جو اچھے پڑھنے والے ترقی یافتہ اقوام ہیں ان کے نوجوان اتنی محنت کرتے ہیں کہ آپ اندازہ نہیں لگا سکتے۔ آکسفورڈ میں مَیں نے دیکھا کہ محنتی طالب علم اپنی کلاس کے علاوہ بارہ تیرہ گھنٹے روزانہ اتوار سمیت سات دن ہفتہ کے سارے دِنوں میں بارہ تیرہ گھنٹے خود اپنے کمرے میں بیٹھ کر پڑھتا ہے۔ یہ عمل ہے جس کے بعد وہ کسی نتیجہ یعنی امتحان میں یا فیل ہوگا یا پاس ہوگا۔ یعنی ایسا عمل جس کے نتیجے میں فیل ہونا یا پاس ہونا لگا ہوا ہے۔ یہ جو ساری دُنیا ہے ہماری جس کو ہم عمل کی دُنیا کہتے ہیں اس کو ہم

جزاء کی دُنیا

بھی کہتے ہیں یعنی یہاں کے سارے اعمال ایسے ہیں جن کے نتیجہ میں یا اللہ تعالیٰ ہم سے خوش ہوگا یا اللہ تعالیٰ ہم سے ناراض ہوگا۔ یا ہمارے اعمال مقبول ہوں گے اللہ تعالےٰ انہیں قبول کرے گا اپنی رحمت سے، یا ردّ کر دیئے جائیں گے یا اللہ تعالےٰ اپنی رحمت کی جنتوں میں ہمیں داخل کرے گا مرنے کے بعد یا غضب کی آگ میں انسان کو جلنا پڑے گا۔ تو یہ ایسے اعمال ہیں، جزاء اور سزا جن سے متعلق ہیں۔

بعض ایسے اعمال ہیں جن کے ساتھ جزاء اور سزا متعلق نہیں۔ بہت معمور الاوقات ہے، نکمّا نہیں بیٹھے گا انسان۔ خدا کی جنتوں میں کام کرنا پڑے گا۔ اور اس کی دو مثالیں اس آیت میں خدا تعالیٰ نے دی ہیں۔ خدا تعالیٰ کی تسبیح وتحمید کرنا۔ دَعْوٰهُمْ فِيْهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ اور اٰخِرُ دَعْوٰهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ ایک عمل جنتیوں کا اللہ تعالےٰ کے پیار میں اس کی تسبیح اس کی تقدیس اس کی تحمد کرنا یہ عمل ہوگا۔ اور دُوسرا انسانوں کے ساتھ تعلق رکھنے والا عمل ہوگا اور وہ یہ ہوگا

تَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ

ان کے لئے دُعائیں کرنا۔ یہ دُعا کرنا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمتیں اور اس کے پیار کے جلوے پہلے سے زیادہ نازل ہوں تم پر۔ ایک دُوسرے کے لئے دُعا کر رہے ہوں گے۔ یہ نہیں ہوگا کہ انسان مرنے کے بعد جس جنت میں جائے گا جب وہ وہاں سُبْحَانَ اللہ۔ اَللہُ اَکْبَر۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے گا تو خدا اس دُنیا میں تو بعض انسانوں کو کہتا ہے کہ تم زبان سے سُبْحَانَ اللہ کہہ رہے ہو مگر تمہارا عمل بتا رہا ہے کہ تم خدا تعالیٰ میں ہزار عیب بھی دیکھ رہے ہو۔ حالانکہ خدا تعالیٰ میں تو کوئی عیب نہیں ہے۔ وہ تو ہر لحاظ سے ہر پہلو سے ہر جہت سے اُوپر نیچے ظاہر و باطن ہر لحاظ سے پاک ہے۔ پاکیزگی کا سرچشمہ ہے۔ لیکن تم خُدا تعالےٰ کو ایک طرف زبان سے رازق بھی کہہ رہے ہوتے ہو اور اسی زبان سے تم لوگوں سے مانگ بھی رہے ہوتے ہو۔ تم خدا کو رازق سمجھتے ہوئے رشوت دینے کے لئے بھی تیار ہو جاتے ہو۔ لیکن اس قسم کا نقص اور خامی جنت کی دُعاؤں میں نہیں ہوگی کہ جس کے نتیجہ میں خدا کی تسبیح اور تحمید بھی رد کر دی جاتی ہے۔ بلکہ پاک زبانوں سے پاک خدا کی پاک

حمد کے ترانے

نکلیں گے۔ جو خُدا کو پیارے لگیں گے۔ اور اس کے نتیجے میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر روز جنتی ان اعمالِ مقبولہ کے نتیجہ میں خدا کے پیار کو پہلے دن سے زیادہ حاصل کرنے والے ہوں گے۔ تو وہاں عمل ہے لیکن یہ خطرہ نہیں کہ ناکام ہو جائیں گے۔ خطرات سے پاک عمل جنت میں بھی ہیں۔ دُعائیں ہیں جن کی مثال یہاں دی گئی ہے۔

لیکن وہ لوگ جو لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا کے دائرہ کے اندر آتے ہیں وہ تو جس طرح پہلے میں بتا چکا ہوں اُن کی کیفیت قرآنِ کریم نے کیا بیان کی ہے۔ وہ تو اس نعمت سے بھی محروم ہوں گے نا۔ سزا بھگتیں گے۔ اللہ تعالےٰ معاف کرے ہر ایک کو۔ بڑا سوچا ہے۔ ایک لحظہ کا بھی خدائی قہر جو ہے وہ انسان برداشت نہیں کر سکتا۔ لمبا عرصہ تو علیحدہ رہا۔

اللہ تعالےٰ ہمیشہ ہی رحمت کے سایہ میں رکھے۔ اور اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کے گروہ میں ہمیشہ شامل رکھے۔ اُس گروہ سے ہمیشہ دُور، پرے اور اُن کے اثرات سے محفوظ رکھے جن کے متعلق کہا ہے اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا وَرَضُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاطْمَاَنُّوْا بِهَا وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنْ اٰيٰتِنَا غٰفِلُوْنَ۔ یہ دُنیا ذریعہ بنے اُخروی زندگی کی نعماء کا۔ اطمینان اس دُنیا کی کسی خوشی سے ہمیں حاصل نہ ہو۔ اطمینان صرف اُس وقت ہمیں حاصل ہو جو ہمارے پیارے ربّ کی آواز ہمارے کان میں پڑے کہ گھبراؤ نہیں، مَیں تمہارے ساتھ ہوں۔ اور خدا تعالےٰ کے نشانات جو ظاہر ہوں دُنیا میں ہم اُسے دیکھنے والے سمجھنے کی طاقت رکھنے والے ہوں۔ ان سے فائدہ اُٹھانے والے ہوں۔ اور خدا تعالیٰ اپنے پیار کے جلوے ہماری ذات میں بھی ہمیں دِکھائے۔ ہمارے ماحول میں بھی ہمیں دِکھائے اور وہ دِن جلد آئے جب ساری دُنیا خدا تعالےٰ کے نُور سے منوّر ہونے کی توفیق پائے۔"

(منقول از روزنامہ الفضل ربوہ مجریہ ۸ر اکتوبر ۱۹۸۰ء)

عالمگیر غلبۂ اسلام کے لئے عظیم رُوحانی پروگرام

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صدسالہ احمدیہ جُوبلی اور غلبۂ اسلام کے لئے ایک رُوحانی پروگرام تجویز فرمایا جس کا خلاصہ یہ ہے:۔

(۱) ہر ماہ ایک نفلی روزہ رکھا جائے۔

(۲) ہر روز دو نفل نماز ظہر یا عشاء کے بعد ادا کئے جائیں۔

(۳) کم از کم سات بار روزانہ سورۂ فاتحہ غور و تدبّر کے ساتھ پڑھی جائے۔

(۴) ہر روز ۳۳، ۳۳ بار درج ذیل دُعاؤں کا ورد کیا جائے۔

(۱) اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ ؕ

(۲) سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ ؕ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ ؕ

(۵) کم از کم گیارہ بار روزانہ یہ دُعائیں پڑھی جائیں:۔

(۱) رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا
وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ؕ

(۲) اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ
وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ ۔

ان کے علاوہ حضور نے اپنی زبان میں بھی بکثرت دُعائیں کرنے کی تاکید فرمائی ہے۔ تاکہ اللہ تعالےٰ ہماری حقیر مساعی اور قربانیوں کو قبول فرمائے۔ اِس منصوبے کو ہر لحاظ سے کامیاب کرے اور ہم شاہراہِ غلبۂ اسلام پر آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں ——!!

نماز کی اہمیت

از مکرم سید مظہر الدین احمد صاحب سیکرٹری تبلیغ خدام الاحمدیہ سونگھڑہ اڑیسہ

اللہ تعالیٰ نے ایک عظیم مقصد کے لئے دنیا میں انسان کو بھیجا ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (الذاریٰت ع ۳) پس انسان کا اوڑھنا بچھونا اور اس کی غذا عبادت ہونی چاہیئے۔

حقیقی عبد بننے کے لئے ضروری ہے کہ انسان ہر قسم کے گناہوں اور بدیوں سے اپنے دل کو پاک کر کے اللہ تعالیٰ کی یاد میں مشغول ہو اور ہر گھڑی اس کے احسانوں کا اعتراف اپنے اقوال و اعمال سے کرتا رہے۔

احادیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک بار حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے دریافت فرمایا کہ جب خدا تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف فرما دیئے ہیں تو پھر آپ عبادت میں اس قدر خشوع و خضوع کیوں اختیار کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ عائشہ کیا میں خدا تعالیٰ کا شکر گذار بندہ نہ بنوں۔ اسی طرح سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:-

"سب سے افضل عبادت یہ ہے کہ انسان التزام کے ساتھ پانچوں نمازیں ان کے اوّل وقت میں ادا کرے۔ فرض و سنت پر مداومت رکھتا ہو حضور قلب ذوق و شوق اور عبادت کی برکات کے حصول میں پوری طرح کوشاں رہے کیونکہ نماز ایک ایسی سواری ہے کہ بندہ کو پروردگارِ عالم تک پہنچاتی ہے۔"

(ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۵۶۵)

نماز اسلام کا دوسرا بڑا رُکن ہے جو شخص نماز نہیں پڑھتا وہ اسلام کی عمارت کے اس رکن کو منہدم کرنے کے درپے ہے۔

نماز ہی وہ رکن ہے جس کے بارے میں حضرت نبی کریم صلعم نے فرمایا

اِنَّ اَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ صَلٰوتُه

(نسائی)

سب سے پہلے بندے سے جس چیز کا حساب لیا جائے گا وہ اس کی نماز ہے

قرآن کریم میں جس جگہ بھی نماز پڑھنے کی تاکید ہوئی ہے وہاں صرف صلّوا نہیں کہا گیا بلکہ اقیموا الصلوٰۃ کے الفاظ آئے ہیں اور اقامت کے کئی معانی ہیں جن میں سے ایک معنیٰ کسی چیز پر قائم رہنے کے ہیں جس کی رُو سے اقیموا الصلوٰۃ کے معنی ہوئے کہ بلاناغہ بروقت اور باقاعدگی کے ساتھ نماز ادا کرو گویا نماز قبول ہی اس صورت میں ہو گی جبکہ زمانہ بلوغت سے لے کر وفات تک اس فرض کی ادائیگی میں کوئی ناغہ نہ کیا جائے پھر اقامت کے ایک معنیٰ اعتدال اور درستی کے بھی ہیں جس کی رُو سے اقیموا الصلوٰۃ کے معنیٰ یہ ہوئے کہ نماز کو اس کی ظاہری شرائط کے مطابق ادا کرو اقامت کے ایک معنیٰ کھڑا ہونے کے بھی ہیں جس کی رُو سے گویا یہ تاکید کی جا رہی ہے کہ نماز کو کھڑا رکھنے کی کوشش کرتے رہو اور اپنی سستی اور غفلت کے نتیجہ میں گرنے نہ دو اسی طرح اقامت کے ایک معنیٰ نماز باجماعت ادا کرنے کے ہیں نماز سے پہلے جو اذان اور اقامت کہی جاتی ہے اس میں بھی انہیں معنوں کی طرف اشارہ ہے غرض جہاں کہیں بھی قرآن کریم نے نماز کا حکم دیا ہے باجماعت نماز کا حکم دیا ہے قرآن کریم کے نزدیک نماز تبھی ادا ہوتی ہے جب باجماعت ادا کی جائے سوائے کسی اشد مجبوری کے۔

احادیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلعم کی خدمت میں ایک نابینا صحابی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں نابینا ہوں اور نماز کی خاطر مسجد میں آنے جانے سے مجھے تکلیف ہوتی ہے اگر آپ اجازت دیں تو میں گھر میں ہی نماز ادا کر لیا کروں حضور نے فرمایا کہ کیا تمہارے گھر میں اذان کی آواز آتی ہے اس پر اس صحابی نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ تو پھر آپ نے فرمایا کہ پھر مسجد میں ہی نماز ادا کیا کرو۔ ایک اور روایت میں آتا ہے کہ

اِنَّ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكَ الصَّلٰوةِ۔ (مسلم)

کہ انسان کے ایمان اور شرک و کفر کے درمیان فرق کرنے والی چیز نماز کا چھوڑنا ہے اگر کوئی عملاً نماز کو چھوڑتا ہے تو وہ مسلمان کہلانے کا مستحق نہیں اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ

"جو لوگ باجماعت نماز نہیں ادا کرتے وہ اپنے آپ کو دوزخ کا ایندھن بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔"

(تفسیر کبیر جلد اوّل)

نیز فرمایا:-

"جو شخص نماز باجماعت کی ادائیگی میں کوتاہی کرتا ہے وہ ایک بڑے جرم کا مرتکب ہوتا ہے"۔

(تفسیر کبیر جلد اوّل)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پنجوقتہ نمازوں کی ادائیگی کی طرف بڑا زور دیا ہے آپ نے فرمایا:-

"جو شخص پنجوقتہ نمازوں کا التزام نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں"۔

(کشتی نوح)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پنجوقتہ نمازوں کی برکات کو تمثیلی رنگ میں یوں بیان فرمایا کہ اگر کسی شخص کے دروازے کے پاس ایک نہر گزر رہی ہو اور وہ دن میں پانچ مرتبہ اس میں نہائے تو کیا اس کے جسم پر کوئی میل رہ سکتی ہے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ نہیں آپ نے فرمایا یہی مثال پانچوں نمازوں کی ہے اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ گناہ معاف فرماتا ہے اور کمزوریاں معاف فرماتا ہے۔ پھر نماز باجماعت کی اہمیت کے بارے میں حضور نے فرمایا کہ جس نے اپنے گھر میں وضو کیا اور مسجد کی طرف گیا تاکہ نماز ادا کرے تو مسجد کی طرف جاتے ہوئے وہ جتنے قدم اُٹھائے گا تو جہاں اس کے ایک قدم سے اس کا ایک گناہ معاف ہو گا وہاں دوسرے قدم سے اس کا ایک درجہ بلند ہو گا۔

ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں سے ناراضگی کا اظہار کیا ہے جو نماز باجماعت ادا کرنے کے لئے مسجد میں نہیں آتے ایک حدیث میں آتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا دل چاہتا ہے کہ اذان کہلاؤں اور پھر نماز کھڑی کرنے کا حکم دوں اور خود جا کر ان لوگوں کے گھروں کو آگ لگاؤں جو نماز کے لئے مسجد میں نہیں آتے لیکن چونکہ گھر میں عورتیں اور بچے بھی ہوتے ہیں اس لئے میں نے ایسا نہ کیا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہماری نسلوں کو اسلام کے اس اہم رکن کی فرضیت کو سمجھنے اور اس پر ہمیشہ کاربند رہنے کی توفیق عطا فرمائے آمین:: وھذا ھو الفوز العظیم

افسوس مکرم سید ظہیر الحق صاحب جمشید پور وفات پا گئے

-: اناللہ وانا الیہ راجعون :-

افسوس کہ مکرم ظہیر الحق صاحب مورخہ ۱۵؍۲؍۸۱ کو صبح قریب سوا سات بجے ٹاٹا میمن ہسپتال جمشید پور میں انتقال فرما گئے انا للہ وانا الیہ راجعون - مرحوم ظہیر الحق صاحب مکرم مولوی عبد الحق صاحب مبلغ انچارج یوپی کے سمدھی تھے مرحوم پچھلے قریباً پانچ چھ مہینوں سے Kidney cancer کی مرض میں مبتلا تھے اور باوجود بہت زیادہ علاج و معالجہ کے اپنی مدت تمام کر کے اپنے مولا حقیقی سے جا ملے - مرحوم بہت ہی نیک متقی و پرہیزگار نمازوں کے پابند اور احمدیت کے فدائی تھے مجھے یاد ہے کہ جب خاکسار ۱۹۷۸ء اگست میں تبادلہ ہو کر جمشید پور آیا تو کچھ عرصہ کے بعد ایک روز صبح آئے اور بولے کہ انہوں نے گذشتہ شب ایک خواب میں آپ (خاکسار) کو دیکھا کہ آپ ایک بہت ہی روشن چراغ لے کر ہم لوگوں کے پاس جمشید پور آئے ہیں اور اس چراغ کی روشنی سے دور دور نور ہو رہا ہے بہر حال خاکسار نے انہیں اپنے لئے دعائیں کرنے کو کہا وہ ہمارے لئے بہت دعائیں کرتے رہے اور حضرت میاں صاحب کی خدمت میں بھی خواب کی تعبیر دریافت کی پھر بعد میں انہوں نے مجھے آ کر بتایا کہ حضرت میاں صاحب نے لکھا ہے کہ خواب اچھی ہے دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ نے دعائیں قبول فرماتے ہوئے خاکسار کو جمشید پور میں احمدیہ مسلم مشن و احمدیہ مسجد قائم کرنے کی توفیق دی الحمد للہ۔

بہر حال مرحوم بہت نیک فطرت انسان تھے جن کی کمی جماعت احمدیہ جمشید پور ہمیشہ محسوس کرے گی۔ مرحوم کو ۱۵؍۲؍۸۱ کو ہی احمدیہ قبرستان جمشید پور میں دفنایا گیا اور نماز جنازہ مکرم عبد الرشید صاحب ضیاء نے پڑھائی تمام احباب جماعت نے شرکت فرمائی اور ہر ممکن تعاون کیا مرحوم نے اپنے پیچھے بیوہ اور بہت سارے لڑکے اور لڑکیوں کو چھوڑا ہے جو سبھی نیک اور مخلص احمدی ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور تمام [illegible] کو صبر جمیل عطا کرے خاکسار: محمد عبد الباقی جمشید پور (بہار)

"الحق بلڈنگ" کی تعمیرِ نو کے سلسلہ میں

محترم ناظر صاحب جائیداد کی بمبئی میں آمد اور مصروفیات

رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز مبلغ انچارج بمبئی

بمبئی ہندوستان کا مصروف ترین شہر ہے۔ اور یہاں بفضلہٖ تعالیٰ ہماری ایک فعال جماعت قائم ہے جس کی روز افزوں ترقی اور بڑھتی ہوئی ضروریات کے پیشِ نظر کافی عرصہ سے دار التبلیغ کی موجودہ عمارت ناکافی ثابت ہو رہی ہے۔ اس کے علاوہ دنیا بھر کے احمدی احباب جب اپنے مقدس مراکز کی زیارت کے لئے برصغیر ہند و پاک کا سفر اختیار کرتے ہیں تو ان میں سے اکثر کو بمبئی بھی آنا پڑتا ہے اور ایسے مواقع پر ان کی دلی خواہش ہوتی ہے کہ ان کا قیام دار التبلیغ میں ہو تاکہ وہ حتی الامکان جماعتی برکات سے وافر حصہ پا سکیں مگر افسوس کہ دار التبلیغ میں جگہ کی تنگی اور رہائش کا خاطر خواہ انتظام نہ ہونے کی وجہ سے ہمارے ان مخلص احباب کو مایوسی کا سامنا کرنا پڑتا ہے اس صورتِ حال کے پیشِ نظر کافی دیر سے یہ ضرورت محسوس کی جا رہی ہے کہ دار التبلیغ کی موجودہ مختصر سی عمارت کی جگہ ایک بڑی اور جماعتی ضروریات کے عین مطابق عمارت تعمیر کی جائے اس تجویز کو عملی جامہ پہنانے کی غرض سے معاملہ ایک عرصہ سے بزرگان اور مرکز سلسلہ کے زیرِ غور ہے چنانچہ اس سلسلہ میں حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خصوصی ہدایت کی روشنی میں محترم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز ناظر جائیداد صدر انجمن احمدیہ قادیان کام کی نوعیت کا ابتدائی جائزہ لینے کی غرض سے مورخہ ۱۴/۲/۸۱ کو بمبئی تشریف لائے ریلوے اسٹیشن پر آپ کا استقبال مکرم دی عبد الرحیم صاحب مکرم منیر احمد صاحب مالاباری اور خاکسار نے کیا۔ اسی روز دو بجے بعد دوپہر حیدر آباد سے مکرم مولوی سراج الحق صاحب مختارِ عام صدر انجمن احمدیہ بھی بمبئی پہنچ گئے ہر دو مرکزی نمائندگان نے مقامی حالات کا جائزہ لیا اور مختلف افراد سے مل کر نئی تعمیر کے سلسلے میں باہم ضروری مشورہ کیا۔

اگلے روز مورخہ ۱۵/۲/۸۱ کو محترم ناظر صاحب جائیداد نے احباب جماعت کی معیت میں احمدیہ قبرستان کا معائنہ کیا بعدہٗ آپ ہی کی زیرِ صدارت شام ساڑھے چار بجے الحق بلڈنگ میں ایک استقبالیہ جلسہ ہوا جس میں مکرم عبد الباری صاحب کی تلاوت قرآن کریم کے بعد خاکسار نے محترم ناظر صاحب جائیداد کی آمد کی غرض و غایت بیان کی۔ اس موقعہ پر ہر دو مرکزی نمائندگان کی گلپوشی کی گئی بعدہٗ مکرم محمد سلیمان صاحب صدر جماعت نے محترم موصوف کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا۔ جس میں آپ نے جماعت احمدیہ بمبئی کی فوری ضرورت کے پیشِ نظر دار التبلیغ کی عمارت میں مسجد لائبریری۔ ریڈنگ روم اور گیسٹ ہاؤس نیز قبرستان کی ضروری مرمت اور حفاظتی نقطۂ نگاہ سے وہاں ایک دو کمرے بنوانے کی خواہش کا اظہار کیا۔

اس سپاسنامہ کے جواب میں محترم ناظر صاحب جائیداد نے ایک برجستہ اور ایمان افروز خطاب فرمایا جس میں آپ نے احمدی نوجوانوں کو اپنے بزرگ اسلاف کے نقشِ قدم پر چلنے کی تلقین فرمائی اس سلسلہ میں محترم موصوف نے متعدد روح پرور تاریخی واقعات بھی بیان کئے آخر میں آپ نے جماعت کی مقامی ضروریات کو بفضلہٖ تعالیٰ جلد از جلد پورا کرنے کا وعدہ فرمایا محترم موصوف کے اس زریں خطاب کے بعد مکرم یوسف علی صاحب عرفانی زعیم مجلس انصار اللہ بمبئی نے معزز مہمانوں اور احباب جماعت کا شکریہ ادا کیا۔ بعدہٗ محترم صدر مجلس نے پُرسوز اجتماعی دعا کرائی اجلاس کے اختتام پذیر ہونے کے بعد مرکزی نمائندگان اور حاضرین مجلس کی چائے اور لوازمات سے تواضع کی گئی۔

پروگرام کے مطابق مورخہ ۱۸/۲/۸۱ کو ہر دو نمائندگان اپنے اپنے مستقر کے لئے بمبئی سے روانہ ہوئے اس یادگار موقعہ کی ایک اجتماعی تصویر بھی لی گئی تاکہ الحق بلڈنگ کی تعمیرِ نو کے سلسلہ میں اس ابتدائی تاریخی کارروائی کو محفوظ کیا جا سکے۔

افراد جماعت احمدیہ بمبئی نے ہر دو معزز مہمانوں سے دورانِ قیام ان کے تئیں جس خلوص اور للّٰہی محبت کا مظاہرہ کیا وہ قابلِ رشک و ستائش ہے اللہ تعالیٰ تمام مخلصین کو اس کا اجرِ جزیل عطا فرمائے۔ اور اس دورے کے جلد از جلد بہترین اور عملی نتائج برآمد کرے۔ تاکہ یہ مشن بمبئی جیسے عظیم شہر کے مطابق اپنے فرائض کو پورا کر سکے اور غلبۂ اسلام کی عالمگیر مہم میں ایک سنگِ میل کی حیثیت رکھے آمین

وآخر دعوانا ان الحمد
للہ رب العالمین

جماعت احمدیہ بمبئی تربیتی میدان میں

بمبئی میں ہماری ایک مختصر مگر فعال جماعت ہے جو بفضلہٖ تعالیٰ ہر میدانِ عمل میں قابلِ تحسین کردار ادا کر رہی ہے چنانچہ تبلیغی اعتبار سے جہاں مختلف پروگرام روبہ عمل آ رہے ہیں وہاں تربیتی نقطۂ نگاہ سے بھی کئی پروگرام کامیابی کے ساتھ چل رہے ہیں آئندہ ماہ مئی میں انشاء اللہ العزیز اعلیٰ پیمانے پر کانفرنس کے انعقاد کا پروگرام ہے اللہ ہمیں اس کانفرنس کو شایانِ شان طریق پر منعقد کرنے کی توفیق دے اور اس کے خاطر خواہ نتائج برآمد کرے آمین

حسبِ طریق سابق مورخہ ۸ ر فروری کو بعد نماز عصر الحق بلڈنگ میں مکرم یوسف علی صاحب عرفانی زعیم مجلس انصار اللہ و سیکرٹری تعلیم و تربیت جماعت احمدیہ بمبئی کی صدارت میں ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ ایم ٹی احمد کی تلاوتِ کلامِ مجید کے بعد سب سے پہلی تقریر مکرم غلام نبی صاحب نیاز نے آنحضرت کا اسوۂ حسنہ کے عنوان پر کی آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ کے مختلف ایمان افروز واقعات کی روشنی میں افرادِ جماعت کو ان اوصاف نبوی صلعم کے اپنانے کی تلقین کی ازاں بعد مکرم انوار احمد صاحب نے اللہ تعالیٰ کے قرب حاصل کرنے کے طریقے نہایت خوش اسلوبی سے بیان کئے۔ بعدہٗ مکرم ایم ٹی احمد صاحب اور خاکسار نے تمام افراد کو بحیثیت احمدی اپنے مقام کو سمجھنے اور پھر اس کے مطابق عمل کرنے کی تلقین کی۔

آخر میں محترم عرفانی صاحب نے ناصحانہ اور دلپذیر صدارتی خطاب فرمایا اللہ تعالیٰ ہماری اس سعی کو بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔

خاکسار: دی عبد الرحیم سیکرٹری تبلیغ بمبئی

اٹارسی میں تبلیغی مساعی!

مورخہ ۱۵ ر فروری کو خاکسار کے اٹارسی پہنچنے پر جماعت کے دوستوں نے بتایا کہ ان دنوں اٹارسی میں "ست چنڈی مہایگ" ہو رہا ہے۔ چنانچہ باہمی مشورہ سے اس میں شریک ہونے والے ہندو بہن کو لٹریچر دینے کا پروگرام بنایا گیا۔ خاکسار اور مکرم مفضل حسین صاحب بذریعہ سائیکل یگیہ میں پہنچے ایک منتظم دوست کے ذریعہ بعض معلومات حاصل کیں باہر سے آنے والے مہمانوں میں ایٹر جٹ (ریوی) سے خصوصی مقرر شری دیو مندر ناتھ جی بھی آئے ہوئے تھے۔ منتظمین کے ذریعہ ان سے ملاقات کا وقت حاصل کیا گیا۔ موصوف اسٹیج پر اپنے بعض دوستوں کے ساتھ بیٹھے تھے انہوں نے اسٹیج پر ہی ملاقات کا وقت دیا۔ جس پر خاکسار اور مکرم مفضل حسین صاحب اسٹیج پر گئے اور انہیں اپنی آمد کے مقصد سے آگاہ کرتے ہوئے سلسلہ احمدیہ کی چند کتب بطور تحفہ دیں۔ اس لٹریچر میں موصوف کو کلنکی اوتار۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف "پیغام صلح" کا ہندی ترجمہ "میتری سندیش" بھی دیا گیا اور انہیں حضور علیہ السلام کی تصویر بھی دکھائی گئی۔ موصوف نے سلسلہ کی کتب کو بخوشی قبول کیا اللہ تعالیٰ انہیں ان کتب کا مطالعہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہماری حقیر مساعی کے بہتر نتائج برآمد فرمائے آمین

خاکسار: عبد المومن شاہ مبلغ سلسلہ
بیتول

جلسہ ہائے یوم مصلح موعودؓ

لجنہ اماء اللہ قادیان

الحمد للہ کہ امسال بھی لجنہ اماء اللہ قادیان کو یوم مصلح موعودؓ کی تقریب جوش و خروش سے منانے کی توفیق ملی مورخہ ۲؍۸۱ کو اسی سلسلہ میں لجنہ و ناصرات کی بہنوں کا انتظام کیا گیا اور اس عظیم الشان پیشگوئی کو بہنوں اور بچیوں کو اچھی طرح ذہن نشین کرانے کے لئے اس کے متعلق ایک امتحان بھی لیا گیا یہ پرچہ ۵۰ نمبر کا تھا اور اس میں سب ممبرات لجنہ اور ۸۹ ممبرات ناصرات شریک ہوئیں۔

پاکیزہ نعرے زیادہ سے زیادہ بچیوں کو ذہن نشین کروانے کے لئے مورخہ ۲؍۱۴؍۸۱ کو بیت بازی کا ایک مقابلہ کیا گیا چھ چھ لڑکیوں کی دو ٹیموں نے اس میں حصہ لیا۔ در ثمین۔ کلام محمودؓ۔ بخارِ دل اور ذر ثمین سے اشعار پیش کئے گئے یہ مقابلہ بہت دلچسپ رہا۔

دوسرے دن مورخہ ۲؍۲۱؍۸۱ کو نصرت گرلز سکول کے صحن میں جلسہ کی تقریب منعقد کی گئی۔ ٹھیک اڑھائی بجے زیر صدارت محترمہ حضرت سیدہ امتہ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کارروائی شروع ہوئی۔ عزیزہ امتہ الرحمٰن خادم نے تلاوت قرآن کریم کی اور محترمہ نعیمہ بشریٰ صاحبہ منصور نے نظم پڑھی۔ بعدہ محترمہ صدر صاحبہ نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی۔ محترمہ معراج سلطانہ صاحبہ نے پیشگوئی کا پس منظر بیان کیا اور محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ صدر لجنہ قادیان نے پیشگوئی کا متن پڑھ کر سنایا۔ بعدہ مندرجہ ذیل بہنوں اور بچیوں نے تقاریر و نظمیں پڑھیں مکرمہ حامدہ خانم مکرمہ امتہ الشکور مکرمہ حفیظ العزیز عزیزہ امتہ الحئی محترمہ خورشید بیگم صاحبہ عزیزہ امتہ الرفیق عزیزہ راشدہ ریحان عزیزہ صدیقہ قیصرہ عزیزہ سعیدہ بیگم عزیزہ مبارکہ تمہا بین مکرمہ بشریٰ صادقہ مکرمہ امتہ الحفیظ مکرمہ امتہ النصیر مجیبا نہ مکرمہ امتہ الوحید بشریٰ مکرمہ امتہ المنان مکرمہ طاہرہ صدیقہ مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ محترمہ امتہ الرحمٰن شاد۔

ناصرات کی بچیوں کی حوصلہ افزائی کے لئے ان کی بھی تقاریر رکھی گئی تھیں۔ مندرجہ ذیل بچیوں نے چھوٹی چھوٹی تقاریر کیں۔ عزیزہ نصیرہ سلطانہ عزیزہ راشدہ مرزا عزیزہ فریدہ بیگم عزیزہ مبارکہ بیگم عزیزہ فائقہ صدیقہ عزیزہ شاہدہ بشریٰ عزیزہ امتہ المجید مندرجہ ذیل بچیوں نے نظم سنائی۔ عزیزہ راشدہ پروین عارف عزیزہ امتہ القدوس۔ عزیزہ فوزیہ انجم آخر میں مکرمہ نصرت بیگم صاحبہ بدر نے نظم سنائی۔

بعد ازاں ۸۱-۸۰ء میں لجنہ اماء اللہ قادیان کی مندرجہ ذیل عہدیداران کو صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ کی طرف سے اسنادِ خوشنودی جلسہ سالانہ کی میٹنگ میں دی گئی تھیں جو صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ قادیان کے کہنے سے اس جلسہ میں تقسیم کی گئیں۔

محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ صدر لجنہ قادیان محترمہ معراج سلطانہ صاحبہ نائب صدر لجنہ قادیان محترمہ امتہ الرحمٰن صاحبہ سیکرٹری مال قادیان محترمہ امتہ الحفیظ صاحبہ نائب سیکرٹری مال لجنہ قادیان محترمہ سعیدہ فاطمہ صاحبہ نگران ناصرات قادیان۔ بشریٰ طیبہ جنرل سیکرٹری لجنہ قادیان نصرت بیگم بدر سیکرٹری ناصرات امتہ النصیر نیاز سیکرٹری ناصرات۔

امتحان پیشگوئی مصلح موعودؓ معیار سوم 'ب' کی بچیوں کو مکرمہ سلیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عبد الحمید صاحب عاجز نے انعامات تقسیم کئے۔ تقسیم انعام کے بعد محترمہ صدر صاحبہ نے اختتامی خطاب فرمایا تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد آپ نے فرمایا کہ میں اس وقت پیشگوئی مسیح موعودؑ اور مستورات کی اہم ذمہ داریاں کے موضوع پر آپ کو کچھ بتانا چاہتی ہوں آج سے ۹۵ سال قبل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہوشیار پور میں ۴۰ روز تک اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و شان کو قائم کرنے کے لئے دعائیں فرمائیں جن کے نتیجہ میں بذریعہ الہام یہ خبر پا کر ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کو پیشگوئی مصلح موعودؓ شائع فرمائی اس پیشگوئی میں آپ کو جن صفات سے نوازا گیا وہ تمام کی تمام آپ پر پوری ہوئیں آپ کے ذریعہ سے اسلام دنیا کے کناروں تک پہنچا تفسیر کبیر تفسیر صغیر کی اشاعت کتب سلسلہ کا مختلف زبانوں میں ترجمہ۔ تربیتی مراکز کا قیام اور بیرون ملک کے ساتھ ساتھ آپ نے اندرون ملک کا نظام بھی مستحکم کیا آپ کی نظر نے ابتداء میں ہی دیکھ لیا تھا کہ جب تک جماعت کی عورتوں کو تعلیم اور تربیت سے آراستہ نہیں کیا جائے گا اس وقت تک جماعت ترقی نہیں کر سکتی اس لئے آپ نے جماعت کو چار ذیلی تنظیموں میں تقسیم کر کے عورتوں کے لئے تنظیم لجنہ کا قیام اس لئے کیا کہ وہ تربیت حاصل کر کے مردوں کے دوش بدوش چل سکیں اور قوم کے نونہال بہترین تربیت حاصل کر سکیں۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے بچیوں کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ آج ہم میں ہر عورت یہ سمجھتی ہے کہ یہ لجنہ سے وابستہ ہوں لیکن کیا ہم اپنی ذمہ داریوں کو پورا کر رہی ہیں کیا ہم قرآن کریم کو اس ذوق شوق سے پڑھ رہی ہیں جس طرح حضور کی خواہش تھی کیا ہم مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہی ہیں کیا ہماری بچیاں وقف جدید میں شامل ہیں اور کیا ہم اولاد کی تربیت کرتے وقت اس بات کا خیال رکھ رہی ہیں کہ یہ بچے بڑے ہو کر اسلام کے مجاہد بنیں گے۔

پس آج یہ عہد کریں کہ ہم اس طرف اپنی پوری توجہ کریں گی اور اپنی ذمہ داریوں کو بخوبی نبھانے کی کوشش کریں گی۔ اس کے بعد آپ نے دعا فرمائی اور جلسہ کی کارروائی اختتام کو پہنچی۔ الحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری مساعی میں برکت دے اور ہمیں بہتر رنگ میں مزید خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے آمین

خاکسار: بشریٰ طیبہ عفی عنہا جنرل سیکرٹری لجنہ

جماعت احمدیہ شموگہ

مورخہ ۲۰ر فروری ۱۹۸۱ء بعد نماز جمعہ احمدیہ مسجد میں زیر صدارت خاکسار جلسہ مصلح موعودؓ منعقد ہوا جلسہ کی کارروائی قرآن کریم کی تلاوت سے ہوئی جو مکرم منصور محمود صاحب سیکرٹری تعلیم و تربیت نے کی بعدہ عزیزم چاند پاشا نے نظم سنائی خاکسار نے پیشگوئی کا پس منظر بیان کرتے ہوئے پیشگوئی کے الہامی الفاظ سنانے کے بعد اس کی تشریح و تعارف پر روشنی ڈالی بعدہ مکرم شیخ محمود احمد صاحب سیکرٹری تحریک جدید اور خاکسار نے تقاریر کیں اور جلسہ ختم ہوا۔

خاکسار: فیض احمد مبلغ سلسلہ

اڈارسی

مورخہ ۲۰ر فروری بروز جمعۃ المبارک دار التبلیغ اڈارسی میں جلسہ مصلح موعودؓ منعقد ہوا۔ مکرم منصور حسین صاحب نے تلاوت کی نظم مکرم عبد الحفیظ نے پڑھ کر سنائی اس کے بعد پیشگوئی مصلح موعود کا متن پڑھ کر سنایا گیا اس کے بعد مکرم محمد فہیم صاحب اور خاکسار نے تقاریر کیں بعد دعا جلسہ اختتام کو پہنچا۔

خاکسار: عبد المومن مبلغ سلسلہ

جمشید پور

مورخہ ۲؍۲۰؍۸۱ کو جمشید پور میں جلسہ مصلح موعودؓ زیر صدارت محترم چوہدری محمود احمد صاحب عارف ناظر بیت المال آمد منعقد ہوا۔ محترم چوہدری محمود احمد صاحب عارف اور محترم بشیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ جماعتی کام سے یہاں تشریف لائے تھے تلاوت کلام پاک مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے کی اور نظم مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم انسپکٹر بیت المال آمد نے سنائی بعدہ خاکسار نے پیشگوئی مصلح موعودؓ کا پس منظر اور متن پیشگوئی سنایا اس کے بعد مکرم مولوی محمد سلیمان صاحب سیکرٹری تبلیغ مکرم سید مسعود احمد صاحب۔ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم۔ مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ آخر میں صدر محترم کے صدارتی خطاب کے بعد اجلاس برخاست ہوا۔

خاکسار: عبد الرشید ضیاء مبلغ سلسلہ

سرینگر

مورخہ ۲؍۲۰؍۸۱ کو مسجد مدینہ میں مکرم عبد السلام صاحب ٹاک صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ مصلح موعودؓ خاکسار کی تلاوت کلام پاک سے شروع ہوا۔ عزیزم عبد النعیم و عزیزم نگیم نے نظمیں سنائیں عزیزم عبد الرشید ڈار نے متن پیشگوئی پڑھ کر سنایا اس کے بعد مکرم ماسٹر غلام نبی صاحب، مکرم ڈاکٹر محمود احمد صاحب مکرم بابو غلام رسول صاحب اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ دوران تقاریر عزیز عبد المومن ٹاک نے نظمیں سنائیں اور آخر میں صدر اجلاس نے تقریر کی اور جلسہ برخاست ہوا۔

خاکسار: محمد یوسف انور مبلغ سلسلہ

کانپور

مورخہ ۲۱/۲/۸۱ کو کانپور میں پبلک طور پر جلسہ مصلح موعودؓ مکرم حبیب اللہ خان صاحب کے مکان کے سامنے محترم محمد احمد صاحب قائم مقام صدر جماعت کی زیرِ صدارت منعقد ہوا۔ مکرم مولوی محمد اکبر صاحب کی تلاوت اور مکرم محمد حنیف صاحب کی نظم کے بعد مکرم مولوی محمد حمید صاحب کوثر مبلغ سلسلہ۔ مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل مبلغ سلسلہ اور صدرِ جلسہ نے تقاریر کیں دورانِ تقاریر مکرم محمد رشید صاحب صدیقی نے نظم سنائی غیر از جماعت دوست بھی جلسہ میں شریک ہوئے اور جلسہ کا اعلان اخبار "قومی آواز" میں کیا گیا۔ لاؤڈ سپیکر کا بھی انتظام کیا گیا تھا اور احباب جماعت نزدیکی جماعتوں لکھنؤ۔ شاہجہانپور۔ کوپنج۔ فیض آباد۔ دمن سنگھ پور سے تشریف لائے تھے اللہ تعالیٰ بہتر نتائج برآمد فرمائے آمین۔

خاکسار: محمد شفیع صدیقی سیکرٹری تبلیغ

شاہجہانپور

مورخہ ۲۱/۲/۸۱ کو احمدی اینڈ کو میں جلسہ یوم مصلح موعودؓ خاکسار کی زیرِ صدارت مکرم زاہد احمد صاحب کی تلاوت کلامِ پاک اور مکرم ڈاکٹر محمد عابد صاحب قریشی کی نظم سے شروع ہوا اس کے بعد خاکسار نے پیشگوئی کا پس منظر پیش کیا اور بعدہٗ عزیز عبد الباسط نفل مکرم ڈاکٹر محمد عابد صاحب قریشی عزیز پرویز اور خاکسار نے تقاریر کیں دورانِ تقاریر عزیز فاروق احمد فضل۔ عزیز عبد القدیر فرحان اور مکرم معین الدین صاحب نے نظمیں پیش کیں بعض غیر احمدی احباب بھی شریکِ جلسہ ہوئے۔ اللہ تعالیٰ بہتر نتائج ظاہر فرمائے آمین۔

خاکسار: عبد الحق فضل مبلغ سلسلہ

سونگھڑہ

مورخہ ۲۱/۲/۸۱ کو جلسہ یوم مصلح موعودؓ مکرم مولوی سید مبشر الدین صاحب صدر جماعت کی زیرِ صدارت مکرم سید ابو النصر صاحب کی تلاوت کلامِ پاک اور عزیز شیر طاہر علی کی نظم سے شروع ہوا۔ بعدہٗ مکرم سیف الرحمٰن صاحب۔ مکرم فیروز الدین خان صاحب خاکسار سید انوار الدین۔ مکرم سید رشید احمد صاحب بی اے۔ مکرم سیف الباری صاحب۔ مکرم مولوی سید فضل عمر صاحب مکرم سید یعقوب پاشا صاحب اور صدرِ جلسہ نے تقاریر کیں۔ تقاریر کے دوران خاکسار نے نظم سنائی۔

مورخہ ۲۲/۲/۸۱ کو مجلس اطفال الاحمدیہ کے زیرِ اہتمام جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد ہوا صدارت کے فرائض مکرم سید مظہر الدین صاحب سیکرٹری تبلیغ نے سرانجام دیئے عزیز یونس کی تلاوت کلامِ پاک کے بعد سیف الرحمٰن نے عہد دہرایا اور رفیق احمد نے نظم سنائی بعدہٗ عزیز سیف الرحمٰن خاکسار سید انوار الدین احمد اور صدرِ جلسہ نے تقاریر کیں ہر دو اجلاس بعد دعا اختتام کو پہنچے۔

خاکسار: سید انوار الدین احمد سونگھڑہ

یاری پورہ

مجلس خدام الاحمدیہ یاری پورہ کے زیرِ اہتمام مکرم حکیم میر غلام محمد صاحب صدر جماعت کی صدارت میں مورخہ ۲۰/۲/۸۱ کو جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد ہوا مکرم میر عبد المجید صاحب ایم اے کی تلاوت قرآن کریم اور مکرم مظفر احمد صاحب ظفر کی نظم خوانی کے بعد مکرم ارشد احمد خان نے پیشگوئی کا متن سنایا اس کے بعد مکرم عبد المجید صاحب ٹاک۔ مکرم عبد الحمید صاحب ٹاک۔ مکرم غلام نبی صاحب ناظر خاکسار احسان اللہ ٹاک اور صدرِ محترم نے مختلف موضوعات پر روشنی ڈالی اس دوران عزیز محمود احمد ٹاک اور عزیز اکرام اللہ ٹاک نے نظمیں پڑھیں اجتماعی دعا کے ساتھ یہ بابرکت مجلس برخاست ہوئی۔

خاکسار: احسان اللہ ٹاک نائب قائد

حیدرآباد

مورخہ ۲۲/۲/۸۱ کو احمدیہ جوبلی ہال میں جلسہ یوم مصلح موعودؓ محترم سیٹھ علی محمد الہ دین صاحب ایم اے کی زیرِ صدارت مکرم منظور احمد صاحب کی تلاوتِ کلامِ پاک اور مکرم شمس الدین صاحب کی نظم سے شروع ہوا اس کے بعد مکرم علی محمد الہ دین صاحب۔ مکرم محمد عبد القیوم صاحب خاکسار حمید الدین شمس۔ مکرم سیٹھ یوسف احمد الہ دین صاحب۔ مکرم ظفر عبد الباسط صاحب قائد مجلس اور صدر مجلس نے تقاریر کیں دوران تقاریر مکرم سید شجاعت حسین صاحب اور مکرم رشید الدین پاشا نے نظمیں سنائیں۔ اللہ تعالیٰ بہتر نتائج برآمد فرمائے آمین

خاکسار: حمید الدین شمس مبلغ سلسلہ

بھدرواہ

بھدرواہ میں یوم مصلح موعودؓ کی تقریب پوری شان سے منائی گئی چنانچہ پروگرام کے مطابق سری بازار بھدرواہ میں بک اسٹال کھولا گیا اور مکرم مبارک احمد صاحب میر۔ شوکت علی صاحب منڈاشی اور محمد اسلم صاحب خان نے قائد مجلس خدام الاحمدیہ کی قیادت میں احسن رنگ میں کتب لوگوں تک پہنچائیں اس کے بعد مجلس اطفال الاحمدیہ کا ایک جلسہ زیرِ صدارت مکرم عبد الرحمٰن صاحب خان سیکرٹری مال بھدرواہ ہوا جس میں کہ عزیزان گوہر حفیظ۔ ہدایت اللہ منفرستہ منڈاشی۔ محمد لطیف منڈاشی اور محمد اسحٰق گنائی نے حصہ لیا بعدہٗ صدرِ جلسہ نے عزیزان میں انعامات تقسیم کئے اور نماز جمعہ ادا کرنے کے بعد دن کے دو بجے یوم مصلح موعودؓ کی کاروائی مکرم عبد الغفار صاحب گنائی صدر جماعت کی زیرِ صدارت شروع ہوئی مکرم عبد الحق صاحب مشتاق نے تلاوت کلامِ پاک کی اور عزیزم فرید احمد خانی نے نظم سنائی اس کے بعد خاکسار۔ مکرم عبد الحق صاحب مشتاق مکرم محمد شریف صاحب منڈاشی مکرم محمد اقبال صاحب ملک۔ مکرم عبد القیوم صاحب خان۔ فاروق احمد صاحب خانی مبارک احمد صاحب اور مشتاق احمد صاحب خان نے تقاریر کیں۔ صدارتی تقریر اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا

خاکسار: عبد الحفیظ طاہر خانی سیکرٹری تبلیغ

لجنہ اماء اللہ سکندرآباد

لجنہ اماء اللہ سکندرآباد کا جلسہ یوم مصلح موعودؓ مورخہ ۲۰ فروری کو منایا گیا۔ تلاوت محترمہ صداقت بیگم صاحبہ نے کی اس جلسہ میں محترمہ فرحت الہ دین صاحبہ۔ عزیزہ اقتدار النساء اختر۔ محترمہ مجری بیگم صاحبہ۔ عزیزہ مسرت جہاں زریں۔ محترمہ فیض النساء صاحبہ عزیزہ فوزیہ بیگم عزیزہ عطیہ سلطانہ نے پیشگوئی کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کیں۔ صدرِ جلسہ نے دعا کرائی اور جلسہ برخاست ہوا۔

خاکسار: عظیم النساء سیکرٹری لجنہ سکندرآباد

درخواستہائے دعا

- محترمہ سلیمہ کوثر صاحبہ مقیم انگلینڈ اپنی بیٹی عزیزہ نعیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم نظام الدین صاحب اور [illegible] یاسمین صاحبہ اور خود کی صحت و سلامتی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے بزرگان و احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتی ہیں۔

امیر جماعت احمدیہ قادیان

- خاکسار کے بیٹے عزیز رفیق احمد ناصر فاضل نے اپنی پہلی تنخواہ میں سے مبلغ ۱۶/- روپے بطور شکرانہ مختلف مدات میں ادا کئے ہیں۔ عزیز امسال پی یو سی اور گیانی کے امتحانات میں شریک ہو رہا ہے۔ اسی طرح خاکسار کی دو بچیاں میٹرک کا ایک بچی مڈل کا اور چھوٹا لڑکا درجہ سوم کا امتحان دے رہا ہے تمام عزیزان کی نمایاں کامیابی کے لئے دعاؤں کا خواستگار ہوں۔

خاکسار: چوہدری فتح محمد درویش

- خاکسار اپنے ناناجان و نانی جان مقیم ملتان کی صحت و سلامتی ماموں جمیل احمد صاحب کے کاروبار میں برکت ہونے ماموں نعیم احمد صاحب مقیم جرمنی والدہ محترمہ اور خود کی صحت و شفایابی کے لئے دعاؤں کا ملتجی ہے۔

خاکسار: منیر الدین ناصر کارکن نظارت علیا

- خاکسار اپنے والد مکرم محمد فرحت اللہ صاحب کی مشکلات کے ازالہ اور بیش از بیش خدمتِ دین کی توفیق پانے کے لئے، بہن بھائیوں کے امتحانات میں نمایاں کامیابی اور مکرم عبد الوحید صاحب صدیقی کی انٹرویو میں کامیابی کے لئے قارئین کی دعاؤں کا محتاج ہے۔ خاکسار: سعادت اللہ بدر دفتر

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار بدر خود خرید کر پڑھے!

محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب ۔ بقیہ صفحہ اوّل

الفاظ سے کیا کہ ۔۔۔ "مَیں جناب محمد شفیع اللہ صاحب صدر جماعت احمدیہ اور افراد جماعت احمدیہ بنگلور کا ممنون ہُوں کہ اُنہوں نے مقامی مسلم اِداروں اور دوستوں کی خواہش کے احترام میں اپنے اجلاس کا وقت الامین ایجوکیشنل سوسائیٹی کو دے دیا۔ آپ نے مسلمانوں کو سائنس کے میدان میں آگے آنے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا کہ سائنس کی تعلیم بھی مسلمانوں کو حضور رسُول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وارث بنائے گی ۔ اِس لئے مُسلمان بالخصوص نوجوان سائنس کی تعلیم پر زیادہ توجہ دیں۔ آپ نے خطاب جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ ہر شخص خواہ وہ امیر ہو یا غریب حصُولِ علم کی خاطر اپنی حیثیت کے مطابق مالی قربانی کرے ۔ اس تحریک کے ساتھ ہی آپ نے اپنی طرف سے مبلغ دو ہزار روپے بطور عطیہ الامین ایجوکیشنل سوسائیٹی کو عنایت فرمایا ۔ جس کی رسید نمبر $\frac{06543}{15-1-81}$ خاکسار کے پاس محفوظ ہے ۔

محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے اِس ولولہ انگیز خطاب کے بعد جسٹس میر اقبال حسین صاحب نے بحیثیت صدر جلسہ آپ کا دلی شکریہ ادا کیا اور کہا کہ نوجوانوں کو چاہیئے کہ وہ پروفیسر عبدالسّلام صاحب کے مشورے پر عمل کریں ۔ اور حصُولِ علمِ سائنس کو اوّلیت دیں ۔

استقبالیہ تقریب کے اختتام پر جماعت احمدیہ بنگلور کی طرف سے محترم ڈاکٹر عبدالسّلام صاحب اور تمام حاضرین کی چائے سے تواضع کی گئی ۔ اور گروپ فوٹو لیے گئے ۔ اسی موقعہ پر احباب جماعت جو مختلف شہروں سے آئے ہوئے تھے کی ڈاکٹر صاحب سے انفرادی ملاقات بھی کرائی گئی جس کا سلسلہ شام چھ بجے تک جاری رہا ۔ بعد ازاں محترم موصوف واپس دہلی جانے کی غرض سے ایرپورٹ کے لئے روانہ ہوئے ۔

بھُبنیشور

رپورٹ، مرسلہ مکرم منظور احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ بھُبنیشور

اُڑیسہ کے دارالحکومت بھُبنیشور میں محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسّلام صاحب کی تشریف آوری اور مختلف النوع اہم مصروفیات کے لئے ۱۹ اور ۲۰ جنوری کی تاریخیں مقرر تھیں ۔ خاکسار نے جناب ڈائرکٹر صاحب فزکس (جن کے محترم ڈاکٹر عبدالسّلام صاحب مہمان تھے) سے ملاقات کر کے اُن کی خدمت میں مورخہ ۱۹ جنوری کی سہ پہر بوقت ۴½ بجے تا چھ بجے کا وقت جماعت احمدیہ بھُبنیشور کو دیئے جانے کی درخواست کی ۔ جسے اُنہوں نے نہ صرف بخوشی منظور کر لیا بلکہ اسی وقت محترم ڈاکٹر صاحب کو بھی اس پروگرام سے آگاہ کر دیا گیا ۔ اس ابتدائی کارروائی کی تکمیل کے بعد جماعتی مشورہ سے طے کیا گیا کہ استقبالیہ تقریب کے انعقاد کے لئے ایک وسیع ہال ریزرو کرایا جائے اور شہر کے تمام دانشوروں کو اس تقریب میں مدعو کیا جائے مگر معاً بعد محترم ناظر صاحب دعوت و تبلیغ قادیان کی جانب سے صدر انجمن احمدیہ کے فیصلہ کی نقل کے ساتھ یہ ہدایت ملنے پر کہ جماعتی تقریب کو پبلک تقریب نہ بنایا جائے ، ہمیں اپنے طے شدہ پروگرام کو منسُوخ کرنا پڑا ۔ اور بجائے کسی وسیع پبلک ہال کے مسجد احمدیہ بھُبنیشور کے احاطہ میں ہی استقبالیہ تقریب کے انعقاد کا پروگرام رکھا گیا ۔ چنانچہ رات دن ایک کر کے اجتماعی وقار عمل کے ذریعہ مسجد احمدیہ اور اس کے اطراف کی صفائی کی گئی ۔ شامیانوں اور کرسیوں کا انتظام کیا گیا ۔ اور صدر دروازے پر خوشنما محراب بنا کر اس پر خوش آمدید کا بینر آویزاں کیا گیا ۔

اُڑیسہ کی دیگر جماعتوں کو بھی چونکہ اس پروگرام کی پہلے سے اطلاع مل چکی تھی اس لئے محترم ڈاکٹر صاحب کی آمد سے پہلے پہلے ان جماعتوں سے بھی تقریباً تین صد احمدی احباب بھبنیشور پہنچ گئے ۔ جناب ڈائرکٹر صاحب فزکس ، چونکہ محترم پروفیسر عبدالسلام صاحب کے ساتھ کافی عرصہ تک کام کرتے رہے ہیں اور اس وجہ سے ان کے باہمی مراسم بے تکلفی کا رنگ رکھتے ہیں اس لئے ہماری طرف سے جماعتی تقریب میں انہیں بھی مدعو کیا گیا ۔

محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب ، اپنے مقررہ پروگرام میں تبدیلی ہو جانے کی وجہ سے مورخہ ۱۹ جنوری کی بجائے ۲۰ جنوری کی صبح کو بذریعہ طیارہ بھبنیشور کے ہوائی مستقر پر پہنچے ۔ جہاں اُن کے استقبال کے لئے بھبنیشور اور اُڑیسہ کی دُوسری جماعتوں کے چنیدہ احمدی احباب کے علاوہ جناب گورنر صاحب اُڑیسہ کے سیکرٹری ، متعدد سیکیورٹی افسران ، فزکس سوسائیٹی اور بھارتیہ یُوتھ ویلفیئر سوسائیٹی کے ممبران بھی موجُود تھے ۔ محترم ڈاکٹر صاحب نے طیارہ سے اُترنے کے بعد استقبال کے لئے موجود تمام افراد سے مصافحہ کیا ۔ اور وہاں سے جناب گورنر صاحب کے سیکرٹری اور ڈائرکٹر صاحب فزکس سوسائیٹی کی معیت میں گورنر ہاؤس تشریف لے گئے ۔

جماعت کی طرف سے محترم ڈاکٹر صاحب کے اعزاز میں استقبالیہ تقریب حسب پروگرام مسجد احمدیہ میں منعقد ہوئی ۔ احبابِ جماعت نے دو رویہ قطاروں میں کھڑے ہو کر پورے وقار اور نظم و ضبط کے ساتھ محترم موصوف کا استقبال کیا ۔ اس موقعہ پر محترم ڈاکٹر صاحب موصوف نے تمام احبابِ جماعت کو مصافحہ کا شرف عطا فرمایا ۔ ازاں بعد استقبالیہ اجلاس کی کارروائی تلاوت و نظم خوانی کے ساتھ آغاز پذیر ہوئی ۔ خاکسار نے محترم ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں احباب جماعت ہائے اُڑیسہ کی جانب سے سپاسنامہ پیش کیا ۔ جس کے جواب میں ڈاکٹر صاحب نے جذباتی انداز میں اپنی تعلیم کے ابتدائی مراحل میں خود پر حضرت اقدس المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے احسانات اور عنایات کا ذکر فرمایا ۔ اور نوجوانانِ احمدیت کو سائنس کے تحقیقی میدان میں زیادہ سے زیادہ آگے بڑھنے اور ترقیات حاصل کرنے کی تلقین فرمائی ۔ آپ کے خطاب اور اجتماعی دُعا کے ساتھ یہ تقریب بفضلہ تعالیٰ خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی ۔ کٹک کے ایک پروفیسر اور نامور اُردو ادیب جناب کرامت علی صاحب شروع سے آخر تک اس تقریب میں موجود رہے ۔ آپ نے اپنی بعض اُردو تصانیف محترم ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں بطور تحفہ پیش کیں ۔ اس تقریب کے اختتام پذیر ہونے پر محترم ڈاکٹر صاحب موصوف صُوبہ اُڑیسہ کے وزیرِ اعلیٰ سے ملاقات کے لئے تشریف لے گئے ۔ جہاں آپ نے فزکس سوسائیٹی کے ممبران سے بھی تبادلۂ خیال کیا ۔ ازاں بعد آپ یونیورسٹی میں منعقدہ ایک پریس کانفرنس میں شریک ہوئے ۔ پریس کانفرنس کے بعد آپ واپس گورنر ہاؤس میں تشریف لائے جہاں دوپہر کے کھانے سے فارغ ہو کر آپ نے کچھ دیر آرام کیا ۔ اس کے بعد کا وقت صوبائی حکومت کے وزراء اور افسرانِ بالا سے ملاقات کے لئے مخصوص تھا ۔ اس آخری تقریب سے فارغ ہونے کے بعد آپ سیکرٹری صاحب گورنر اُڑیسہ اور سیکیورٹی سٹاف کی معیت میں ٹھیک چار بجے ہوائی مستقر پر پہنچے جہاں عمائدینِ حکومت اور نمائندگانِ جماعت نے دُعاؤں اور نیک خواہشات کے ساتھ آپ کو رخصت کیا ۔

بقیہ اداریہ صفحہ (۲)

کس نے تم کو سُنائیں اور کس نے یہ دعویٰ کیا کہ مَیں مسیح موعود ہُوں ۔ اُس شخص کو تلاش کرو کہ وہ تم میں موجود ہے ۔ اور وہ یہی ہے کہ جو بول رہا ہے "

(تجلّیاتِ الٰہیہ صفحہ ۹ تا ۱۳)

خورشید احمد انور

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
MANUFACTURERS & ORDER SUPPLIERS
PHONES – 52325 / 52686 P.P.
ویرائٹی
چپل پروڈکٹس
۲/۲۹ ۴م مکھنیا بازار ۔ کانپور (یو۔پی)
پائیدار بہترین ڈیزائن پر لیدر سول اور ربڑ شیٹ کے سینڈل ، زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز
مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار ۔ موٹر سائیکل ۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے 'آٹو ونگس' کی خدمات حاصل فرمائیے
AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY
MADRAS — 600004
Phone No. 76360.
آٹو ونگس

منقولات

ایک پیسے میں نوبل پرائز!

بمبئی سے شائع ہونے والے اُردو کے کثیر الاشاعت روزنامہ "انقلاب" مجریہ ۲۲ فروری ۱۹۸۱ء میں "زندگی نامہ" کے مستقل عنوان کے تحت کالم نگار جناب ساجد رشید کا ایک فکر انگیز شذرہ شائع ہوا ہے جسے ہم مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز مبلغ انچارج بمبئی کے مخلصانہ تعاون سے ہدیۂ قارئین کر رہے ہیں۔ فجزاہ اللہ خیرًا ــــــ (ایڈیٹر بدر)

"مولوی محمد لطیف نے ریاضی کا ایک سوال بورڈ پر لکھا اور بچوں سے کہا۔

"یہ بہت ہی مشکل سوال ہے جو بچہ اسے حل کرے گا میں اسے ایک پیسہ انعام دوں گا۔"

مولوی صاحب کے اس اعلان سے ساتویں کلاس کے بچے بڑی امنگ کے ساتھ اپنی اپنی کاپیوں پر سوالات حل کرنے میں مصروف ہوگئے۔ چند منٹوں بعد گول چہرے اور روشن آنکھوں والے سلام نے اُٹھ کر مولوی صاحب کی طرف اپنی کاپی بڑھا دی۔ مولوی صاحب نے کاپی پر سوال اور اس کا حل دیکھا اور سلام کے ہاتھوں پر ایک پیسہ رکھ کر بے اختیار اس کا گال چوم لیا اور کہا۔

"بیٹا اس ایک پیسے کو تم ایسا سمجھو جیسے میں نے تمہیں ایک اشرفی دی ہو۔"

مولوی عبد اللطیف اگر آج زندہ ہوتے تو دیکھتے کہ ننھے سلام کو انہوں نے جو ایک پیسہ دیا تھا وہ آج فزکس کے نوبل پرائز میں بدل گیا ہے۔

پاکستان کے ڈاکٹر عبد السلام جنہیں گزشتہ سال نوبل پرائز دیا گیا ہے۔ نے اپنے استاد مولوی محمد لطیف کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اگر وہ آج زندہ ہوتے تو میں اُن کے پیر چوم لیتا۔

ڈاکٹر عبد السلام کا یہ جذبہ قابلِ تعریف ہے وہ شاید اس بات کو نہیں بھولے ہیں کہ ریاضی کا وہ مشکل سوال حل کرکے ماضی میں انمول ایک پیسہ حاصل کیا تھا شاید اسی ایک پیسے کے انعام نے اُن سے ایٹم کی ایک مشکل تھیوری حل کرائی ہے۔ اور اسی تھیوری نے ہی انہیں نوبل پرائز سے نوازا ہے۔

ڈاکٹر عبد السلام نے اسکول کے زمانے میں اپنے علاقے کے چالیس ہزار بچوں میں جب ٹاپ کیا تھا تب انہیں دیکھنے کے لئے سارا شہر امنڈ پڑا تھا۔ لوگ اس ذہین بچے کو دیکھنا چاہتے تھے جس سے مستقبل کے لئے اُمیدیں وابستہ کی جاسکتی تھیں۔

آج ڈاکٹر عبد السلام نوبل پرائز لے کر پاکستان پہونچے انہیں ان پیپروں لیمپ پوسٹوں اور عمارتوں نے ہی دیکھا جو ایر پورٹ سے اُن کے گھر کے راستے میں استادہ تھیں ـــــ ایسا کیوں ہوا یہ پاکستانی عوام بتا سکتے ہیں۔ یا پھر جنرل ضیاء الحق کا نظامِ مصطفیٰ۔

مجھے یاد ہے جب پاکستانی کرکٹ ٹیم نے ۱۹۷۹ء میں ہندوستانی کرکٹ ٹیم کو اپنے ملک میں شکست دی تھی تو ٹیم کے کیپٹن مشتاق محمد جب گراؤنڈ سے اپنے گھر روانہ ہوئے تھے تو اُن کی کار کے پہیوں نے پھولوں کے علاوہ فرش کو چھوا ہی نہیں تھا یہ خراجِ تحسین اس شخص کو پیش کیا گیا تھا جس نے کرکٹ کے مقابلے میں کامیابی حاصل کی تھی۔ اور کرکٹ سے صرف بیس فیصد لوگوں کو محض تفریح ہوتی ہے۔ گویا کہ کرکٹ سیریز جیتنا نوبل پرائز جیتنے سے زیادہ اعزاز کی بات ہے !!

کہا جاتا ہے کہ ڈاکٹر عبد السلام کے ساتھ یہ سوتیلا پن اس لئے کیا گیا کہ وہ قادیانی فرقے سے تعلق رکھتے ہیں۔

اگر یہ سچ ہے تو مجھے اخبار کی خبر کا وہ باکس بھی یاد ہے جس میں لکھا تھا کہ ڈاکٹر عبد السلام نے نوبل پرائز پانے کے فورًا بعد دو رکعت نماز شکرانے کی ادا کی تھی۔ جانے دیجئے اس بحث کو۔ یہ میدانِ حشر سے پہلے مولویوں کی بحث ہے۔ ویسے میں یہ نہیں سمجھ سکا کہ ڈاکٹر عبد السلام کو نظر انداز کرکے پاکستان ڈاکٹر عبد السلام کا وقار کم کر رہا ہے یا خود اپنا۔؟

ڈاکٹر سلام لندن میں امپیریل کالج آف سائنس اور ٹیکنالوجی میں فزکس کے پروفیسر ہیں۔ پاکستان انہیں نظر انداز کر رہا ہے۔ مگر وہ صرف پاکستان ہی نہیں پورے ایشیا سے جُڑے ہوئے ہیں۔ اُن کا اپنا خیال ہے کہ ہندوستانی اور پاکستانی دماغ یورپی دماغ سے کسی طرح کم نہیں ہیں۔ ہمیں اپنی احساسِ کمتری اور احساسِ محرومی کو دُور کرنا ہوگا۔ اور محنت ہی کو اپنا نصب العین بنانا ہوگا۔ اگر ایسا کیا جاتا ہے تو پھر ہمارے ان دونوں ملکوں میں کبھی اعلیٰ دماغ کی کمی نہیں ہوگی۔

یورپی ممالک اسلحہ سازی اور نسلِ انسانی کو نقصان پہونچانے کے جن تجربات پر کروڑوں روپئے خرچ کر رہے ہیں یا پھر دُوسری کائنات اور مخلوق کی تلاش پر جو بے انتہا دولت خرچ ہو رہی ہے اس کے وہ سخت مخالف ہیں۔ اُن کا خیال ہے کہ آج ہمیں دُوسری کائنات سے رشتہ استوار کرنے کی کیا ضرورت ہے جبکہ ہم خود اپنے آپ اور اپنی ہی انسانی برادری سے رشتہ نہیں جوڑ سکے ہیں۔ آج کا انسان روٹی کا محتاج ہے۔ یہ مسئلہ زیادہ اہم ہے نا کہ دُوسری کائنات کی تلاش کیا۔

ڈاکٹر عبد السلام کی یہ بات کسی حد تک پاکستان پر بھی صادق آتی ہے جو اپنے ہی ملک کے ایک اعلیٰ دماغ سے فائدہ اُٹھانے سے خود کو محروم رکھے ہوئے ہے۔

ڈاکٹر سلام تیسری دُنیا کے (ایک اصطلاح 'ترقی پذیر' کی بھی ہے !) ملک سے تعلق رکھتے ہوئے بھی اپنی محنت لیاقت اور حوصلے کی بنیاد پر خصوصًا ہندوستانی مسلمانوں کے لئے ایک مثال ہیں جو تعصب کے زہر کو پی پی کر اتنا زہریلا ہو چلا ہے کہ اب وہ احساسِ محرومی اور احساسِ کمتری کا بُری طرح شکار ہو چلا ہے۔ جس کے نتیجے میں وہ تعلیم سے دُور تو تھا ہی، اور دُور ہوتا جا رہا ہے۔

ڈاکٹر سلام نے ثابت کر دیا ہے کہ تعصب اور سوتیلے پن کے باوجود ذہین اور محنتی شخص اپنا ایک ممتاز مقام ضرور بنا لیتا ہے۔ جس کے لئے اُسے تعلقات، رعایتوں اور سہولتوں کی ضرورت نہیں پڑتی۔"

روزنامہ "انقلاب" بمبئی
۲۲ فروری ۱۹۸۱ء

اخبار بدر کی ملکیت اور دیگر تفاصیل کا بیان

بموجب پریس رجسٹریشن ایکٹ فارم نمبر ۴ قاعدہ نمبر ۸

(۱) مقامِ اشاعت	قادیان
(۲) وقفۂ اشاعت	ہفتہ وار
(۳)، (۴) پرنٹر و پبلشر	(ملک) صلاح الدین
قومیت	ہندوستانی
پتہ	محلہ احمدیہ قادیان
(۵) ایڈیٹر کا نام	خورشید احمد انور
قومیت	ہندوستانی
پتہ	محلہ احمدیہ قادیان
(۶) اخبار کے مالک فرد یا ادارہ کا نام	صدر انجمن احمدیہ قادیان

میں ملک صلاح الدین اعلان کرتا ہوں کہ مندرجہ بالا تفصیلات جہاں تک میری اطلاعات کا تعلق ہے صحیح ہیں۔

(ملک) صلاح الدین ایم۔ اے۔ پبلشر قادیان

اعلانِ نکاح

مورخہ ۲۴/۲/۸۱ کو ربوہ میں خاکسار کے بیٹے عزیز مکرم منور احمد صاحب چیمہ کارکن دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان کا نکاح عزیزہ منصورہ جبیں صاحبہ بنت مکرم چوہدری عطاء اللہ صاحب چیمہ ربوہ کے ساتھ بعوض مبلغ تین ہزار (-/۳۰۰۰) روپے حق مہر پڑھا گیا۔

احباب جماعت دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے باعثِ برکت اور مثمر بثمراتِ حسنہ بنائے آمین۔ اس خوشی کے موقعہ پر مبلغ پانچ روپیہ اعانت بدر اور پانچ روپے شکرانہ فنڈ میں جمع کرائے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے آمین۔

خاکسار (چوہدری) منظور احمد چیمہ ناصر آبادی درویش۔ قادیان۔

بقیہ اخبارِ احمدیہ (ص ۱)

بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

★ کل مورخہ یکم امان (مارچ) کو بوقت شام پانچ بجے مکرم چوہدری شاہنواز خان صاحب مع اہلیہ محترمہ پاکستان سے بذریعہ طیارہ دہلی آتے ہوئے مقاماتِ مقدسہ کی زیارت کی غرض سے قادیان تشریف لائے اور آج بعد نماز ظہر واپس دہلی کے لئے روانہ ہو گئے جہاں سے موصوف بمبئی اور سنگاپور ہوتے ہوئے انگلینڈ تشریف لے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ قادیان میں اُن کی آمد کو ہر جہت سے بابرکت کرے اور سفر و حضر میں حامی و مددگار ہو۔ آمین۔